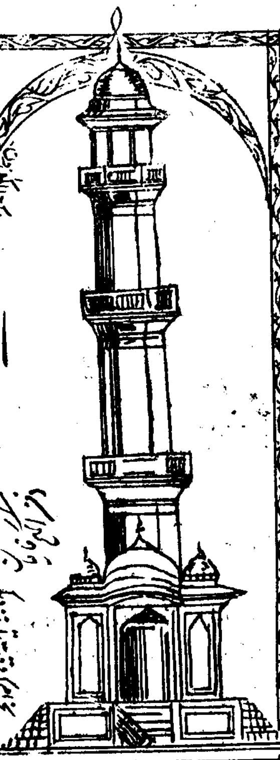
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۸۷



اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃ

الحکم

چہ گویم باتو گر آئی چہادر قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص ومعاونین سے عـہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والون سے ۶ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے عـہ

فہرست مضامین

نمبر ۱۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ | جلد ۱۰

تازہ الہامات وکشوف

۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

"کشتیاں چلتی ہیں تا ہون کشتیاں"

۱۴ - مئی ۱۹۰۶ء

ھَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الزَّلْزَلَۃِ - اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا - وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَھَا یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا -

ترجمہ - کیا تجھے زلزلہ کی خبر پہنچی نہیں کہ کسطرح واقع ہوگا - زمین ایک سخت دھکہ دیجاوے گی - اور زمین جو کچھ اس کے اندر ہے - باہر پھینک دے گی - یعنی اکثر جگہ ایسا ہوگا تب انسان کہے گا کہ آج زمین کو کیا ہوگیا - وہ تو مقررہ طریقوں سے باہر چلی گئی ہے - یعنی انسانوں پر حیرت طاری ہوجاویگی کہان کی علوم اور تجارب کی حد سے باہر ظہور مین آئیگا اوس دن زمین اپنا قصہ - بیان کرے گی کہ اسپر کیا آفت آئی کیونکہ خدا اپنے رسول کو ہر ما فی الضمیر کا ترجمان بنائے گا اور اس رسول کو وحی کریگا کہ کس باعث سے یہ غیر آفت ظہور میں آئی اور پھر خدا تعالیٰ مجھے فرماتا ہے کہ یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائینگے تا زمین کے لوگ تجھے شناخت کرلیں -

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور

۲ - مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا وہ اشتہار ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا اس کے جواب میں پانچ مئی کے اشتہار میں میں نے اس دعوت کو قبول کیا بدین شرط کہ لاہور - کلکتہ - مدراس اور بمبئی چار مقامات کے بشپ صاحبان اس مباہلہ میں شامل ہون - اور اس شمولیت کیواسطے انکے لئے تکلیف سفر برداشت کرنے اور کسی ایک جگہ جمع ہونے کی بھی شرط قرار نہیں دی کیونکہ میرے نزدیک مباہلہ تحریری بھی ہو سکتا ہے چنانچہ یہ اشتہار علاوہ علیحدہ چھپنے کے اخبار بدر مورخہ ۱۰ - مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ اول پر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۰ - مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۱ پر بھی شایع ہوچکا ہے اور اس کے جواب کے واسطے تین ماہ کی لمبی مہلت بھی دیگئی ہے - لیکن آج مجھے خیال آیا ہے کہ اس مباہلہ میں عیسائی صاحبان کو اور بھی سہولت دیجاوے تاکہ ان کا کوئی جھوٹا عذر بھی باقی نہ رہے اس واسطے میں اعلان کرتا ہون کہ مین مباہلہ کیواسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار رہون - بشپ صاحبان اگر پسند نہین کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش نکرین بلکہ اپنی تحریری سند دیکر بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے اخبار پاینیر یا سول میں صرف یہ شایع کردین کہ احمد مسیح کا مغلوب ہونا ہر چہار بشپ صاحبان کا مغلوب ہونا سمجھا جاویگا - یہ بات بھی ہم اسواسطے کہتے ہیں - کہ احمد مسیح ایک گمنام آدمی ہے اور جب تک بشپ صاحبان اس کو اپنا قایم مقام نہ بنادین قوم پر کچھ اثر نہیں ہوسکتا لیکن اب معاملہ بہت آسان کردیا گیا ہے امید ہے کہ بشپ صاحبان پورے غور وفکر کے بعد اس مباہلہ کو منظور کرلین گے -

مکرر آنکہ اگر ہر چہار بشپ منظور نکرین تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائے گی -

والسلام علٰی من اتبع الھدیٰ

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیان
۱۱ - مئی ۱۹۰۶ء

دینیات کا پہلا رسالہ

جسکو حضرت حکیم الامۃ نے لڑکون اور لڑکیون کیلئے لکھا ہے اس مین زمانہ کے مسائل عام فہم الفاظ مین بیان فرمائے ہیں قیمت ۱ ر ہے حکیم فضل الدین صاحب مقام قادیان سے درخواست کرنے پر ملیگا - یہ رسالہ عام طور پر شائع ہونا چاہئے - تاکہ اس سلسلہ مین ور رسالے شائع ہون

جنازہ غائب

بابو نورالدین صاحب کلرک اکسٹا ڈلہوزی حال رخصتی دارالامان کی ہمشیرہ صاحبہ بتاریخ ۴ - مئی ۱۹۰۶ء کو اس دار فانی سے کوچ کرگئی ہیں - صاحب موصوف ناظرین الحکم سے خاصکر جنازہ غائب پڑھنے کیلئے درخواست کرتے ہیں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مُبارکباد

۱۹۰۶ء

بہ تقریب واپسی حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد

اللہ تعالےٰ کی حمد ہو جسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے وقت نازل فرمایا جبکہ کل دنیا بگڑ چکی تہی - اور آپکو ایسی روشن اور زندہ کتاب عطا فرمائی جسکے برکات اور فیوض تازہ بتازہ ہر زمانے اور ہر قرن میں پائے جاتے ہیں چنانچہ اسی زمانہ میں ہی آپ ہی کی قوت قدسی اور فیض باطنی کے اثر سے ہم ہی میں کا ایک رسول مبعوث ہوا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زندہ ثبوت اور خدا تعالےٰ کی ہستی اور قرآن کریم کی صداقت کی روشن دلیل ہے اسپر اللہ تعالےٰ کا سلام اور درود ہو (آمین) یہہ وہی خدا کا مامور مرسل ہے جو غلام احمد ہو کر اس زمانہ کے مریضان لقہ کیلئے مسیح موعود اور گمراہان ملت کے لئے مہدی مسعود ہو کر آیا ہے اسی طرح پر جیسے پہلے سے مقدر اور مقرر ہوچکا تہا - اس کا وجود آیت اللہ اسکے اہل وعیال آیات اللہ اسکا در و دیوار خدا کے وجود کے دلایل ہیں اسلئے ہم اس کے متعلق ہر قسم کے تذکرہ کو آیات اللہ کی تلاوت یقین کرتے ہیں اور دل رکہنے والے اس سے حظ پاتے اور عقل سلیم رکہنے والے فائدہ اٹہاتے ہیں مگر منکر ہنسی اڑاتے ہیں اور نہیں سمجہتے اللہ یستھزئ بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون -

اس تمہید کے بعد پہر خدا تعالےٰ کی حمد کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ اس نے ہمکو پہر موقع دیا ہے کہ خدا تعالےٰ کی ایک اور آیت کی تلاوت کریں -

لہٰذا

ہم نہایت مسرت اور صدق دل سے اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ علی الارض وجری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کے حضور اور بحضور حضرت ام المومنین علیہا السلام و جمیع ممبران خاندان حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مبارک تقریب پر (جو حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب مع الخیر اپنی دلہن کو لیکر دارالامان آپہونچے اھلاً وسھلاً ومرحبا) احمدی قوم کیطرف سے مبارکباد عرض کرتے ہیں - ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

اس سے پیشتر آپ کی تقریب نکاح پر بہی ہم کو عرض مبارکباد کا موقع ملا تہا - اور اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ دوسرا موقع بہی نصیب ہوا اور خدا کرے کہ ایسی بیسیوں تقریبیں دیکہنی نصیب ہوں - آمین - یہ تقریبیں بہی تقریبیں نہیں جو ہر روز دنیا میں ہوتی ہیں اسلئے یہ مبارکباد ہی اس قسم کی مبارکباد کا رنگ اپنے اندر نہیں رکہتی ہے بلکہ یہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم اور اس کی ان تائیدات کا جو ہمارے سید و مولےٰ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شامل حال ہیں ایک زندہ نشان ہے - اسلئے احمدی قوم ایسی مبارک تقریبوں پر حسبقدر حمد الٰہی کے گیت گائے اور شکریے کے سجدات بجالائے وہ کم ہے کیونکہ یہ آیات اللہ کی تلاوت کا رنگ اپنے اندر رکہتی ہیں اور اسی نیت اور غرض سے ہم اوسکو پیش کرتے ہیں -

پس

یاد رکہو کہ حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد (جنکی یہہ تقریب ہمیں اظہار مسرت کا موقع دیتی ہے) اللہ تعالےٰ کے ان نشانات میں سے ایک زندہ نشان ہیں جو خدا تعالےٰ نے اپنے مامور کی تصدیق کیلئے ظاہر کئے چنانچہ صاحبزادہ صاحب اس پیشگوئی کے موافق جو آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۶۶ میں بالفاظ سیولد لک الولد ویدنی منک الفضل درج ہے ۲۰ - اپریل ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے - اور ۲۱ ستمبر ۱۹۰۲ء کو بعد نماز عصر آپکا نکاح ہمارے واجب الاحترام بہائی مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور کی دختر نیک اختر ...... بی بی سرور سلطان سلمہا الرحمان سے ساعت سعید میں حضرت حکیم الامۃ نے دارالامان ہی میں پڑہا تہا - اور اب اسکے بعد مئی ۱۹۰۶ء میں رخصتِ عروس کی مبارک تقریب پوری ہوئی والحمد للہ علیٰ ذالک - اس لحاظ سے کہ آپ آیت من آیات اللہ ہیں اور آپکی خوشی کی تمام تقریبیں اس کی وضاحت کرتی ہیں - یہ تقریب سعید ہمارے لئے پہر مسرت افزا موقع مبارکباد اور حمد الٰہی کا پیش کرتی ہے -

پھر حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد ایک اور طرح پر بہی عجیب نشان ہیں آپکی آنکہیں بعض عوارضات چشم کیوجہ سے سخت خراب ہوگئی تہیں اور ڈاکٹروں اور دوسرے معالجین کو افسوس تہا کہ فائدہ کیصورت نظر نہیں آتی اسحالت اور صورتمیں اللہ تعالےٰ نے یہ بشارت دی تہی - برق طفلی بشیر چنانچہ اس الہام کے بعد آپ کی آنکہیں بفضلہ تعالےٰ درست ہوگئیں اور یوں ایک اور نشان ظاہر ہوا - ان امور پر یکجائی نظر کرنے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ تقریب دل میں اللہ تعالےٰ کی عظمت و جلال اور اس کے قادرانہ تصرفات کا ایک عجیب اثر پیدا کرتی ہے کیا کاذبوں اور مفتریوں کی اسطرح پر نصرت ہوتی اور ان کے ساتہہ یوں قبل از وقت وعدے ہوکر پورے ہوا کرتے ہیں ؟ سوچو ! اگر دل سلیم رکہتے ہو ؟ غرض مندرجہ بالا وجوہات کی بناپر ہم اپنے دل میں اس مبارکباد کے لئے ایک جوش پاتے ہیں اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ احمدی قوم کے ہر ایک فرد کے دل میں خاص جوش ہے - خدا کرے کہ ہم اور ہمارے احباب اپنے سید و مولیٰ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ام المومنین علیہا السلام کے زیر سایہ اس قسم کی بیسیوں تقریبیں خوشی کی دیکہیں اور سجدات شکر بجالاویں - آخر میں اپنے مخدوم مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار اور انکے متعلقین کو اس مبارک تعلق اور تقریب پر بہت ہی مبارکباد دیتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے انہیں اس فخر کے لئے برگزیدہ کیا جو ہر شخص کو نہیں مل سکتا - ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم - پس وہ اس فضل عظیم پر جسقدر سجدات شکر بجالائیں وہ کم ہیں - وہ سعادت مند لڑکی فی الحقیقت اسم بامسمیٰ ہے جسکو ایسا بلند اقبال شوہر ملا جو خدا تعالےٰ کی آیات میں سے ایک نشان ہے اور جسکا مخدوم قوم باپ خاتم الاولیاء ہے جس سے خدا تعالےٰ براہ راست کلام کرتا ہے اور جسکو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کیلئے امام منتخب فرمایا - اور قوموں کی رستگاری کا موجب قرار دیا - اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم - آخر میں حضرت حجۃ اللہ اور ام المومنین اور آپکے متعلقین کے حضور مبارکباد عرض کرتے ہوئے نہایت عجز و انکسار سے التماس کرتے ہیں کہ اے خدا کے جری اور اسکے مقدس متعلقین ! آپکا یہ محض ناکارہ اور نکما خادم جو سخت گنہگار ہے آپکے قدموں پر پڑا ہوا ہے للہ اپنی نیم شبی دعاؤں میں اسکو اور اسکی کمزور ذریت اور اہل کو بہی یاد رکہنا تا کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے خاتمہ بالخیر کرے اور اسکی ذریت اور اہل کو خادم دین بنادے کیا عجب آپکی یہ دعائیں اسکا بیڑا پار کردیں - اور حشر میں اسی طرح آپکے خدام میں اٹہنے کا شرف مل جاوے جیسے دنیا میں آپکی مجاورت کا اسپر فضل ہوا ہے - اے ہمارے سید و مولےٰ امام ! اور اے حریم قدس کے رہنے والو ! اپنے اس پُر معصیت غلام کو ان تنہائی کی گھڑیوں میں ضرور یاد رکھیو کیونکہ یہی آرزو اور آخری تمنا ہے کہ مرا جینا اور حشر آپکے قدموں پر ہو اور خدا تعالےٰ سے مصفی تعلقات پیدا ہوں اور ذریت میں اہل دل خادمان دین ہوں ع این است کام دل اگر آید میسرم -

۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کی صبح حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف اپنے واجب الاحترام نانا صاحب حضرت میر ناصر نواب صاحب اور برادر بزرگ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب و دیگر احباب کے ساتہہ دارالامان سے پشاور کو روانہ ہوئے تہے اور آج بعد دوپہر ۱۶ مئی ۱۹۰۶ء کو واپس دارالامان آپہونچے - اللہ تعالےٰ اس مبارک تقریب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے برکات کا موجب بنادے - اور ہمارے سید و مولےٰ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ذریعہ ٹہیراوے جو حضور کی کثرت نسل اور ذریت

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

گرجا گھر کی مٹی پلید امریکہ کے ایک شہر سنسنائے نام میں ایک عجیب تماشا ہوا ایک سرکس کے پندرہ میس ہاتھی فیل خانہ سے نکل کر شہر میں جا گھسے تین گھنٹہ تک لوگوں میں سخت سنسنی رہی پھر ایک گرجا کے احاطہ میں جا گھسے وہاں نماز ہو رہی تھی۔ لوگ کھڑکیوں سے بھاگے اور ہاتھیوں نے عمارت کا ستیاناس کر دیا۔ پاگل جانوروں کے گلہ نے درخت اکھاڑ ڈالے۔ باڑیں اور جنگلے توڑ دیئے۔ بظاہر تو یہ عجیب دل لگی کا تماشا ہو گیا لیکن در اصل اس میں ایک مبارک فال ہے کسر صلیب کی۔

تو برا وج فلک چہ دانی چیست — چون ندانی کہ در سرائے تو کیست | مشہور سیاح پروفیسر ویمبری کی قابلیت اور واقفیت

کا تھوڑا سا نمونہ پیسہ اخبار نے شائع کیا ہے جو عجیب و غریب ہے پروفیسر موصوف نے ہند میں عیسائی مذہب کی نسبت اسلام کے بسرعت پھیلنے کی وجہ یہ بتائی ہے – مذہب عیسوی ایسا مذہب ہے کہ جو یورپین طبائع کے لئے موزون ہے گو ابتداء میں یہ بھی ایک ایشیائی مذہب ہی تھا مگر مرور زمانہ سے یہ یورپین روش اختیار کرتا گیا اور مذہب اسلام چونکہ ایک ایشیائی مذہب ہے اسلئے جب کوئی شخص مسلمان ہو جاتا ہے مگر پھر بھی ایشیائی تو رہتا ہے۔ لیکن عیسائی مذہب ہندوستان میں اسوجہ سے ناکام ہو رہا ہے کہ اس کے نو مریدوں کو انگریزوں کے درمیانہ درجہ کے آدمیوں کی طرح بنانے کی کوشش کی جاتی ہے“ یہ عجیب غریب رائے ہے جو پروفیسر ویمبری نے عیسویت کی ناکامی کی پیش کی ہے – اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ اصول اسلام سے محض ناواقف ہیں عیسائیت سے بھی کورے کے کورے ہیں اس امر کا ثبوت کہ عیسائی نو مریدوں کو انگلش مڈل کلاس مینوں کیطرح بنانے کی سعی کی جاتی ہے ان بھنگیوں اور ادنی قوموں کی پبلک لائف کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے جو عیسائی ہو کر بھی وہی پاپڑ بیل رہے ہیں اصل بات یہ ہے کہ عیسائیت کی ناکامی اسوجہ سے نہیں بلکہ اسکے اصولوں کی کمزوری اور بیہودگی کی وجہ سے ہے اور اسلام کی اشاعت کا باعث ہوتا اسکے اصولوں کی عمدگی کی دلیل ہے۔ کیونکہ جبکہ لاکھوں کروڑوں روپیہ بے دریغ خرچ کیا جاتا ہے اور ہر قسم کے لالچ اور تحریکیں سامنے ہوں پھر بھی اگر معقول و فہیم طبقہ کے لوگ اس مذہب کے قبول کرنے سے ہچکچائیں تو اس کے بیہودہ ہونے کے لئے اور کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ایک مردہ مذہب کو مردار خوار لوگ ہی قبول کر سکتے ہیں جن میں زندگی کی روح کام نہ کرتی ہو۔

رب ارحم! رب ارحم!! | صیغہ حوادث ارضی و سماوی

نے آپ کو مطلع کیا ہے کہ ابکے آندھیاں بکثرت چلیں گی۔ قطع نظر اسکے کہ اس قسم کی پیشگوئیوں کی کوئی وقعت کیجانی چاہیئے یا نہ یہ امر قابل غور ہے کہ حوادث روزگار کا سلسلہ عجیب طرح سے شروع ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور یہ کل حوادث اس حادثہ کی تمہید ہیں۔ جو ایک الہام کیصورت میں شائع ہو چکا ہے آندھیوں کا کثرت سے آنا بھی مخلوق کو سخت مشکلات میں ڈالنے والا امر ہے۔ اس سے آتشزدگیوں کی کثرت ہو سکتی ہے سخت آندھیوں سے درختوں کے گرنے اور مکانوں کی چھتوں کے اکھڑ جانیسے حادثے واقع ہوتے ہیں۔ مجھے تعجب ہے کہ نری اٹکل بازیوں پر تو لوگ ایمان لاتے ہیں لیکن جب خدا کا مامور براہ راست وحی سے خبر پا کر ڈراتا ہے تو اسے بیہودگی کے ساتھ رد کر دیتے ہیں مگر اب خدا تعالیٰ نے حوادثات کا کچھ ایسا دور چلایا ہے کہ وہ دنیا کو تنبہ کر چھوڑے گا۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

عذر نامعقول بدتر از گناہ است تا میکند الزام را | روزگار راولپنڈی نے زلزلہ کی تباہی کے عنوان سے

۲۸- اپریل کی اشاعت میں ایک نوٹ سان فرانسسکو کے زلزلہ کے متعلق لکھا ہے۔ اور اس زلزلہ کو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان صداقت قرار دینے میں استہزا کرتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ کوئی معقول بات پیش نہیں کر سکا۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

”بعض لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ ہندوستان کی مصائب زلزلہ اور طاعون وغیرہ تو مرزا غلام احمد صاحب کی وجہ سے ہیں اٹلی اور امریکہ میں کونسی نبی کی نافرمانی تھی یہ غضب الٰہی پیدا کیا مگر قادیان کے ایک تازہ پرچہ میں بیان کر دیا گیا ہے کہ جو لوگ یہ بات کہتے ہیں وہ بے وقوف ہیں کیونکہ نبی کسی خاص ملک کے واسطے نہیں ہوتا بلکہ تمام دنیا کے واسطے ہوتا ہے اور سچی بات بھی یہی معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس زمانہ میں بھی دائرہ ثبوت وسیع نہ ہو تو پھر کب ہو گا اور یہ کوئی حجت نہیں ہو سکتی کہ اہل دنیا کو اس نبی کی خبر یا اطلاع ہے یا نہیں“

اس عذر اور اعتراض کی نامعقولیت خود اسی سے ثابت ہے بینظم کے جس پرچہ میں سان فرانسسکو کے زلزلہ کے متعلق نوٹ لکھا تھا اس میں لکھ کر بحث کر دی تھی کہ آجکل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے ہند پنجاب میں ایک غیر معمولی خبر کا شائع ہو جانا کل دنیا میں شائع ہو جانا ہے۔ قطع نظر اسکے روزگار کو شاید معلوم نہیں کہ قادیان کا ماہوار انگریزی رسالہ روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے جسکی صدہا کا پیاں اشاعت اسلام کی خاطر مفت بھیجی جاتی ہیں اور اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ حضرت حجۃ اللہ اور آپکے دعاوی کے متعلق امریکہ کے اخبارات میں بیسیوں مضامین شائع ہو چکے ہیں خصوصاً امریکہ کے کاذب مدعی ڈوئی کو جن دنوں چیلنج کیا گیا تھا اس وقت امریکہ کے اخباروں میں حضرت اقدس کی دعوت خوب زور شور سے شائع ہوئی اور وہاں کے معزز اخباروں نے آپکا فوٹو بھی شائع کیا۔ اور پھر روزگار کے ایڈیٹر کو یہ بھی معلوم نہیں کہ امریکہ میں باقاعدہ احمدی جماعت کے ممبر موجود ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ ایسی صورت کے ہوتے ہوئے ایسا بیہودہ اعتراض نہیں معلوم کیوں کیا جاتا ہے؟

زمان فریاد میدار د کہ بشتابید نصرت را | اخبار او بزرور کے ایڈیٹر

شیخ عبدالعزیز صاحب شاہی سیاحت میں ساتھ تھے انہوں نے اپنے اس سفر میں مسلمانوں کی حالت کو معائنہ کیا۔ اب وہ حالات اخبار آمیں شائع ہوئے ہیں۔ اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ شیخ صاحب نے مسلمانوں کی مذہبی حالت پر کوئی روشنی نہیں ڈالی اور سرے سے اس سوال کی انہوں نے ضرورت ہی نہیں سمجھی تاہم تعلیمی اور تجارتی حالات کے لحاظ سے جو کچھ انہوں نے مسلمانان ہند کی نسبت دیکھا اور شائع کیا ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ مسلمان ہر پہلو کے لحاظ سے ہر مقام پر گری ہوئی حالت میں ہیں مسلمانوں کی یہ نکبت اور بے سرو سامانی کیا ظاہر نہیں کرتی کہ

ع مردے از غیب برون آید و کارے بکند

شیخ صاحب اس فلاکت کی وجہ مغربی تعلیم سے لاپروائی اور کم توجہی بتاتے ہیں مگر میں ان سے اتفاق نہیں کر سکتا جبکہ خود مغربی ممالک کی حالت اس سے بھی زیادہ قابل رحم و افسوس ہو رہی ہے۔ انسان کا کمال روپیہ کمانا نہیں بلکہ انسانیت کے اعلےٰ جوہر اس میں پیدا ہوں اور وہ عبودیت اور الوہیت کے پاک رشتوں کے تعلق کو سمجھ سکے اسکے لئے مذہب کی حاجت ہے مسلمانوں کی اس بے سروسامانی پر شیخ صاحب رونے اور رلانے ہیں انہوں نے مغربی تعلیم اور فلسفہ کی وجہ سے اوج اور عروج حاصل نہ کیا تھا۔ بلکہ انکی کامیابیوں کی اصل جڑ تقویٰ اور پاکیزگی تھی اور جب تک وہی حالت ان میں پیدا نہ ہو ان کی ترقی محال ہے ممکن ہے مغربی تعلیم اور یورپین تقلید او نمیں محرک ادویہ کی طرح ایک عارضی اور نمائشی تحریک پیدا کرے مگر وہ بے اصل اور بیفائدہ ہے جب تک اصلی طاقت پیدا نہ ہو اور پیدا ہو گی قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنے سے جسکے لئے خدا تعالےٰ نے اپنا مامور بھیجا ہے۔ اور زمانہ کی حالت بالطبع تقاضا کیا ہے

کہانتک نوبت پہونچ گئی ہے | اس زمانہ میں دہریت اور الحاد کی کچھ ایسی ہوا

چلی ہے کہ خدا تعالےٰ کا نام لینا ہی گناہ سمجھا گیا ہے مادی اسباب اور زمینی تدابیر پر بھروسہ ہی ہر قسم کی مصیبت اور دکھ میں تسلی کا کافی ذریعہ قرار دے لیا گیا ہے۔ ایسی حالت کے ہو جانے پر بھی لوگوں کو جب اللہ تعالےٰ کا مامور کوئی راہ بتاتا ہے تو اسپر ہنسی کی جاتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں ذیل میں حال کی آتشزدگی کی وارداتوں پر ایک مبصر کی رائے پیش کرنا چاہتا ہوں جس سے ملک کی روحانی حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے اور وہ رائے یہ ہے جو پیسہ اخبار ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء میں دی گئی ہے:

”آتشزدگیوں کی کثرت – خیال کیا جاتا ہے کہ پچھلے ہفتہ عشرہ میں جو آتشزدگی کی وارداتیں ہندوستان اور دنیا کے دوسرے حصوں میں ہوئی ہیں یہ نہایت غیر معمولی بات ہے اور ان سے نقصان بھی بہت سخت ہوا ہے سان فرانسسکو کی آگ تو ایک تاریخی واقعہ ہے لیکن ہندوستان کے اندر اس سے کمتر آتش زدگیوں سے بھی بڑا نقصان ہوا ہے اور اگر ان کے مقامات وقوع میں اتنا فاصلہ نہ ہوتا تو نتیجہ نکالا جاتا کہ یہ کسی سازش کا نتیجہ ہیں۔ ان آتشزدگیوں سے دو ضروری باتیں ذہن نشین ہوتی ہیں۔ ایک تو آگ کے بیمہ کا رواج کثرت سے ہونا چاہئے اور دوسرا فایر انجنوں کا انتظام ہر جگہ بہت عمدہ ہو“

یہ وہ رائے ہے جو ایک تجربہ کار اور مسلمان کہلانیوالے اخبار نویس نے دی ہے۔ ان آتشزدگیوں کو غیر معمولی واقعہ تسلیم کر لیا گیا ہے اور بجز اسکے چارہ نہ تھا۔ ورنہ کسی گہری سازش کا نتیجہ قرار دینے کو ایڈیٹر صاحب آمادہ تھے۔ علاج بتاتے وقت جس قابلیت سے کام لیا ہے وہ ضرور قابل داد ہے ان ہر دو تجاویز میں خدا تعالےٰ کی طرف رجوع اور درستی اخلاق اور صفائی معاملات کا کوئی ذکر نہیں شاید اسلئے کہ ایڈیٹر صاحب کے نزدیک ان باتوں کو آتشزدگی اور اس کے بچاؤ سے کوئی مناسبت نہیں۔ کاش اسے معلوم ہوتا کہ اللہ تعالےٰ کا زبردست ہاتھ سب پر غالب ہے کیا آگ کے بیمہ کے رواج کی کثرت سے آتشزدگیاں کم ہونگی؟ یہ فلسفہ میری سمجھ میں تو آیا نہیں شاید دانشمند ایڈیٹر پیسہ اخبار اسے خوب سمجھتا ہو۔ اگر یہ مراد ہے کہ آتشزدگی کی واردات سے تباہ ہونے والوں کو کوئی خسارہ نہ ہوگا وہ بیمہ کمپنی سے روپیہ وصول کر لیں گے تو کیا پیسہ اخبار کے فاضل ایڈیٹر صاحب کو اتنا ہی معلوم نہیں کہ وہ بھی ملکی نقصان ہوگا۔ انہوں نے تو غالباً مجھ سے زیادہ پولٹیکل اکانمی کی کتابیں پڑھی ہونگی پھر بیمہ کمپنی کا نقصان ان کے نزدیک ملکی نقصان نہیں وہ نقصان تو بدستور رہا۔ دوسری فایر انجن کثرت سے ہوں یا انکا عمدہ انتظام ہو کیا جہاں فایر انجن موجود ہیں وہاں آتشزدگیاں نہیں ہوتی ہیں یا نقصان نہیں ہوتے؟ سان فرانسسکو ایسے مہذب شہر میں کس چیز کی کمی تھی؟ پھر وہاں ان انجنوں نے کیوں کام نہ دیا؟ نادان انسان اپنی تجاویز پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالےٰ کی طرف رجوع نہیں کرتا جو ساری نیکیوں اور برکتوں کا سرچشمہ ہے اصلی بات یہی ہے خواہ کوئی اسپر ہنسے یا تعجب کرے کہ جبتک اہل دنیا اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہ کریں گے اور خدا تعالےٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ کریں گے اپنے اخلاق اور چال چلن میں پاکیزگی اور طہارت کے نمونے نہ دکھائیں گے۔ اسوقت تک خدا تعالیٰ کا قہر نہایت مختلف طریقوں سے اپنا عذاب نازل کرتا رہے گا۔ وقت ہے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اوس مالک حقیقی کی طرف رجوع کریں۔

کلمات طیبات حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام

(سلسلہ کے لئے دیکھو الحکم مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۲-۳)

پس اسوقت چاہئے کہ مسلمان متنبہ ہو جاویں کہ ترقی اسلام کے لئے یہہ پہلو نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ مسیح کی وفات کے مسئلہ پر زور دیا جاوے اور وہ اس امر کے قایل نہ ہوں کہ **مسیح زندہ آسمان پر گیا ہے** مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میرے مخالف اپنی بدقسمتی سے اس سر کو نہیں سمجھتے اور خواہ نخواہ شور مچاتے ہیں کاش یہ احمق سمجھتے کہ اگر ہم سب ملکر وفات پر زور دینگے تو پھر یہہ مذہب (عیسائی) نہیں رہ سکتا میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کی زندگی اس موت میں ہے خود عیسائیوں سے پوچھہ کر دیکھہ لو کہ جب یہ ثابت ہو جاوے کہ مسیح زندہ نہیں بلکہ مر گیا ہے تو ان کے مذہب کا کیا باقی رہ جاتا ہے؟ وہ خود اس امر کے قایل ہیں کہ یہی ایک مسئلہ ہے جو انکے مذہب کا استیصال کرتا ہے مگر مسلمان ہیں۔ کہ مسیح کی حیات کے قایل ہوکر انکو تقویت پہونچا رہے ہیں اور اسلام کو نقصان پہونچاتے ہیں انکی وہی مثال ہے

کے بر شاخ وبن مے برید

عیسائیوں کا جو ہتھیار اسلام کے خلاف تھا اسی کو ان مسلمانوں نے اپنے ہاتھہ میں لیا اور اپنی ناسمجھی اور کم فہمی سے چلا دیا جس سے اسلام کو اسقدر نقصان پہونچا مگر خوشی کی بات ہے کہ اللہ تعالے نے عین وقت پر اس سے انکو آگاہ کر دیا اور ایسا ہتھیار عطا کیا جو صلیب کے توڑنے کے واسطے بے نظیر ہے اور اسکی تائید اور استعمال کے لئے اسنے یہہ سلسلہ قایم کیا چنانچہ اللہ تعالے کے فضل اور تائید سے اس موت مسیح کے ہتھیار نے صلیبی مذہب کو جسقدر کمزور اور سست کر دیا ہے وہ اب چھپی ہوئی بات نہیں رہی عیسائی مذہب اور اس کے حامی سمجھہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی فرقہ اور سلسلہ انکے مذہب کو ہلاک کر سکتا ہے تو وہ یہی سلسلہ ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہ ہر ایک اہل مذہب سے مقابلہ کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں مگر اس سلسلہ کے مقابلہ میں نہیں آتے۔ بشپ صاحب کو جب مقابلہ کی دعوت کی گئی تو ہر چند اسکو بعض انگریزی اخباروں نے بھی جوش دلایا مگر پھر بھی وہ میدان میں نہیں نکلا۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ ہمارے پاس عیسائیت کے استیصال کے لئے وہ ہتھیار ہیں جو دوسروں کو نہیں دیئے گئے۔ اور انمیں سے پہلا ہتھیار یہی موت مسیح کا ہتھیار ہے۔ موت اصلی غرض نہیں یہہ تو اس لئے کہ عیسائیوں کا ہتھیار تھا جس سے اسلام کا نقصان تھا۔ اللہ تعالے نے چاہا کہ اس غلطی کا تدارک کرے چنانچہ بڑے زور کے ساتھہ اس کی اصلاح کی گئی اسکے علاوہ ان غلطیوں اور بدعات کو دور کرنا بھی اصل مقصد ہے جو اسلام میں پیدا ہو گئی ہیں۔ یہہ قلت تدبر کا نتیجہ ہے اگر یہ کہا جاوے کہ اس سلسلہ میں اور دوسرے مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ہے؟ اگر موجودہ مسلمانوں کے معتقدات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور دونو ایک ہی ہیں تو پھر کیا خدا تعالے نے اس سلسلہ کو عبث قائم کیا ایسا خیال کرنا اس سلسلہ کی سخت ہتک اور اللہ تعالے کے حضور ایک جرأت اور گستاخی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بار بار ظاہر کیا ہے کہ دنیا میں بہت تاریکی چھا گئی ہے۔ عملی حالت کے لحاظ سے بھی اور اعتقادی حالت کیوجہ سے بھی۔ وہ توحید جسکے لئے بیشمار نبی اور رسول دنیا میں آئے۔ اور انہوں نے بے انتہا محنت اور سعی کی آج اسپر ایک سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے اور لوگ کئی قسم کے شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دنیا کی محبت نکرو مگر اب دنیا کی محبت ہر ایک دل پر غلبہ کر چکی ہے اور جسکو دیکھو اسی محبت میں غرق ہے دین کے لئے ایک تنکا بھی ہٹانے کے واسطے کہا جاوے تو وہ سوچ میں پڑ جاتا ہے اور ہزاروں عذر اور بہانے کرنے لگتا ہے ہر قسم کی بدعملی اور بدکاری کو جائز سمجھہ لیا گیا ہے اور ہر قسم کے منہیات پر کہلم کہلا زور دیا جاتا ہے۔ دین بالکل بے کس اور یتیم ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں اگر اسلام کی تائید اور نصرت نہ فرمائی جاتی تو اور کونسا وقت اسلام پر آنے والا ہے جو اسوقت مدد کی جاوے اسلام تو صرف نام کو باقی رہ گیا اب بھی اگر حفاظت نہ کی جاتی تو پھر اسکے مٹنے میں کیا شبہ ہو سکتا تھا۔

مین سچ کہتا ہوں کہ یہ صرف قلت تدبر کا نتیجہ ہے جو کہا جاتا ہے کہ دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے! اگر صرف ایک ہی بات ہوتی تو اس قدر محنت اوٹھانے کی کیا حاجت تھی ایک سلسلہ قایم کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالے نے بار بار ظاہر کر چکا ہے کہ ایسی تاریکی چھا گئی ہے کہ کچھہ نظر نہیں آتا۔ وہ توحید جسکا ہمیں فخر تھا اور اسلام جسپر ناز کرتا تھا وہ صرف زبانوں پر رہ گئی ہے ورنہ عملی اور اعتقادی طور پر بہت ہی کم ہونگے جو توحید کے قائل ہوں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا دنیا کی محبت نکرنا مگر اب ہر ایک دل اسی میں غرق ہے اور دین ایک بے کس اور یتیم کی طرح رہ گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرمایا تھا

حب الدنیا راس کل خطیئة

یہہ کیسا پاک اور سچا کلمہ ہے مگر آج دیکھہ لو ہر ایک اس غلطی میں مبتلا ہے۔ ہمارے مخالف آریہ اور عیسائی اپنے مذاہب کی حقیقت کو خوب سمجھہ چکے ہیں لیکن اب اسے نباہنا چاہتے ہیں عیسائی اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے مذہب کے اصول و فروع اچھے نہیں ایک انسان کو خدا بنانا ٹھیک نہیں اس زمانہ میں فلسفہ طبعی اور سائنس کے علوم ترقی کر گئے ہیں اور لوگ خوب سمجھہ گئے ہیں کہ مسیح بجز ایک ناتوان اور ضعیف انسان ہونے کے سوا کوئی اقتداری قوت اپنے اندر نرکھتا تھا۔ اور یہ ناممکن ہے کہ ان علوم کو پڑھکر خود اپنی ذات کا تجربہ رکھہ کر اور مسیح کی کمزوریوں اور ناتوانیوں کو دیکھہ کر یہہ اعتقاد رکھیں کہ وہ خدا تھا؟ ہرگز نہیں۔

شرک عورت سے شروع ہوا ہے اور عورت سے اسکی بنیاد پڑی ہے یعنے حوا سے جسنے خدا تعالے کا حکم چھوڑ کر شیطان کا حکم مانا اور اس شرک عظیم یعنے عیسائی مذہب کی حامی بھی عورتیں ہی ہیں۔ درحقیقت عیسائی مذہب ایسا مذہب ہے کہ انسانی فطرت دور سے اسکو دھکے دیتی ہے اور وہ کبھی اسے قبول ہی نہیں کر سکتی اگر درمیان دنیا نہ ہوتی۔ تو عیسائیوں کا اکثر حصہ آج مسلمان ہو جاتا۔ بعض لوگ عیسائیوں میں مخفی مسلمان رہے ہیں اور انہوں نے اپنے اسلام کو چھپایا پر لیکن مرنے کے وقت اپنی وصیت کی اور مسلمان ظاہر کیا ہے ایسے لوگوں میں بڑے بڑے عہدہ دار تھے۔ انہوں نے حب دنیا کی وجہ سے زندگی میں اسلام کو چھپایا لیکن آخر انہیں ظاہر کرنا پڑا میں دیکھتا ہوں کہ ان دلوں میں اسلام نے راہ بنا لیا ہے اور اب وہ ترقی کر رہا ہے۔ حب دنیا نے لوگوں کو محجوب کر رکھا ہے۔ غرض مسلمانوں میں اندرونی تفرقہ کا موجب بھی یہی حب دنیا ہی ہوئی ہے کیونکہ اگر محض اللہ تعالے کی رضا مقدم ہوتی تو آسانی سے سمجھہ میں آسکتا تھا کہ فلاں فرقے کے اصول زیادہ صاف ہیں اور وہ انہیں قبول کر کے ایک ہو جاتے۔

اب جبکہ حب دنیا کیوجہ سے یہہ خرابی پیدا ہو رہی ہے تو ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان کہا جا سکتا ہے جبکہ ان کا قدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم پر نہیں اللہ تعالے نے تو فرمایا تھا

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

یعنے اگر تم اللہ تعالے سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالے تم کو دوست رکھے گا۔ اب اس حب اللہ کی بجائے اور اتباع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بجائے حب الدنیا کو مقدم کیا گیا ہے کیا یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے؟ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا دار تھے؟ کیا وہ سود لیا کرتے تھے یا فرائض اور احکام الٰہی کی بجا آوری میں غفلت کیا کرتے تھے کیا آپ میں (معاذ اللہ) نفاق تھا۔ مداہنہ تھا دنیا کو دین پر مقدم کرتے تھے؟ غور کرو۔

اتباع تو یہہ ہے کہ آپ کے نقش قدم پر چلو اور پھر دیکھو کہ خدا تعالے کیسے کیسے فضل کرتا ہے صحابہ نے وہ چلن اختیار کیا تھا پھر دیکھہ لو کہ اللہ تعالے نے انہیں کہاں سے کہاں پہونچایا۔ انہوں نے دنیا پر لات ماردی تھی اور بالکل حب دنیا سے الگ ہو گئے تھے اپنی خواہشوں پر ایک موت وارد کر لی تھی۔ اب تم اپنی حالت کا ان سے مقابلہ کر کے دیکھہ لو۔ کیا انہیں کے قدموں پر ہو؟ افسوس اسوقت لوگ نہیں سمجھتے کہ کیا خدا تعالے ان سے کیا چاہتا ہے؟

راس کل خطیئة نے بہت سے بچے دیدئے ہیں کوئی شخص عدالت میں جاتا ہے تو ۲ر لیکر جھوٹی گواہی دیدینے میں ذرا شرم وحیا نہیں کرتا کیا وکلاء قسم کہا کر کہہ سکتے ہیں کہ سارے کے سارے گواہ سچے بنیں کرتے ہیں۔ آج دنیا کی حالت بہت نازک ہو گئی ہے جس پہلو اور رنگ سے دیکھو۔ جھوٹے گواہ بنائے جاتے ہیں۔ جھوٹے مقدمہ کرنا تو بات ہی کچھہ نہیں۔ جھوٹے اسناد بنائے جاتے ہیں۔ کوئی امر بیان کریں گے تو سچ کا پہلو بچا کر بولینگے۔ اب کوئی ان لوگوں سے جو اس سلسلہ کی ضرورت نہیں سمجھتے پوچھے کہ کیا یہی وہ دین تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیکر آئے تھے اللہ تعالے نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو۔

اجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور

بت پرستی کے ساتھہ اس جھوٹ کو ملایا ہے جیسا احمق انسان اللہ تعالے کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق و راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لئے جھوٹ کو بت بناتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالے نے اسکو بت پرستی کے ساتھہ ملایا اور اس سے نسبت دی جیسے ایک بت پرست بت سے نجات چاہتا ہے جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ کیسی خرابی آکر پڑی ہے اگر کہا جاوے کہ کیوں بت پرست ہوتے ہو اس نجاست کو چھوڑ دو تو کہتے ہیں کہ کیونکر چھوڑ دیں اسکے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوگی جھوٹ پر اپنی زندگی کا مدار سمجھتے ہیں۔

مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امرتسر ایک مضمون بھیجا اسکے

بال پھر عمر بھر نہ اُگین

نیچے لکھی ہوئی بال اُڑانے کی بے نظیر دوائی سے بال صفا کرنے کے بعد اس دوائی کو استعمال کرنے سے بال پھر عمر بھر نہیں اوگتے جگہ صاف اور ملائم ہو جاتی ہے کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی قیمت فی شیشی ڈیڑہ روپیہ (عہ) اگر بال پھر اگ آوین تو قیمت واپس۔

بال اُڑانے کی بے نظیر دوائی

لگاتے ہی ایک منٹ میں ہر جگہ کے بال بہ صفائی کمال بدون تکلیف وضرر صفا ہو جاتے ہیں۔ کھونٹی بالکل نہیں رہتی جلن نام ونشان تک نہیں چونہ وہڑتال اسمین نام کو ہی نہیں قیمت فی ڈبیا (۶ر) نمونہ ڈیڑہ آنہ (۱؎)

شرمندگی دور

جو لوگ سرعت ... سے بیمار ہیں اور خاص وقت پہ شرمندہ ہوتے باعث مرنے کو ترجیح دیتے ہیں وہ ہماری اکسیر کہ دوائی مہت پاتی کرن او شدہ ۔۔ قیمتی ۱۰ گولی تین روپیہ (للعہ) نمونہ کی ۱۰ گولی قیمت ایک روپیہ (عہ) کو استعمال کریں۔

ہمارا دعوے

ہے کہ جس مضمون پر ہم کوئی رسالہ لکھین اس سے پہلے اس مضمون پر ایسی کوئی کتاب موجود نہ ہوگی۔ مندرجہ ذیل رسالہ جات مین سے کوئی منگوائیے تو دعوی کی تصدیق ہو جاوے گی۔

رسالہ سرعت انزال ۳ر رسالہ حفظ ماتقدم طاعون ۲ر رسالہ کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں ۲ر رسالہ گھر کا حکیم ۲ر رسالہ وضع حمل ۶ر رسالہ سوزاک ۳ر رسالہ آتشک ۱۲ر رسالہ ہلیلہ ۱ر رسالہ کیا مین تندرست ہون تندرست ہون صحت اور درازی عمر کا راز ۲ر

اب کمزور نہ ہو گے

بعد فراغت ایک دو گولیان کہا لینے سے سستی سب کافور ہوتی ہے۔ اور ایسی چکنا چور ہوتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ .... کیا ہی نہین ہے۔ اسکے استعمال سے جریان۔ سرعت وغیرہ ۱۵ امراض دور ہوتی ہیں نیز ممسک ہے قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ (عہ) نمونہ ۲ر

اطریفل دماغی

الشبیہ گھرکا وید نظیر یاکل امراض کا حکمی علاج ہے۔ بڑے بڑے اطبا ... اسکو سامنے ہیچ ... خدا کی ... لاسب کو کہ ... فی شیشی ۱عہ نمونہ ۸ر

طبی اخبار

دلیش اپکارک و فیملی ڈاکٹر نمونہ ایک بھیجنے پر مفت بھیجا جاتا ہے۔

دلیش اپکارک

ہفتہ وار ہندوستان بہر کے طبی اخبارات سے زیادہ چھپتا ہے۔ اسمین امراض کی تشریح علاج و علامات متفرق طبی نوٹ حکمائے ہند کے تجربات و مراسلات کشتہ جات و برگ مجربات ادویہ کے خواص انگریزی ہندی ویدک یونانی حکمت کے راز و مقابلہ قارورہ وغیرہ کی شناخت غیرہ وغیرہ کا ذکر ہو نیکے علاوہ ہر خریدار کا سوال لیا جاتا ہے اور جواب دیا جاتا ہے بلا فیس علاج قیمت للعہ تین روپے (للعہ)

فیملی ڈاکٹر

ماہواری عورتون کا اخبار ہے ایک صفحہ مین ۲ کالم اردو و ہندی ہر عورت کے جاننے کے لائق طبی باتین اسمین ہوتی ہیں قیمت سالانہ عہ

ٹھاکر دت نام وید مالک دلیش اپکارک اوشدہ لیہ وایڈیٹر اخبار دلیش اپکارک فیملی ڈاکٹر لاہور ہم شرطیہ علاج بھی کرتے ہین

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

حب بہا - اسکے استعمال سے کمی قوت باہ - دماغ کی کمزوری - خون کا کم پیدا ہونا - بدن کا کاہل رہنا - بھوک کا کم لگنا - دماغی محنت کرنیوالوں کے واسطے حقیقت مین بے بہا ہے - قیمت دو درجن عہ ۸ر

طلا طلسمی: یہہ طلا ان شخصوں کو مفید ہے جو اپنی قوت جوانی کو زائل کر چکے ہین خواہ کسی باعث سے - زیادہ لکھنا خلاف تہذیب ہے صرف ۷ یوم کے استعمال سے انشاءاللہ بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت ۶ ماشہ (عہ) جو ایک آدمی کے واسطے کافی ہے - اس کا نمونہ نہیں جا سکتا -

نخل مراد - یہ وہ اعلےٰ قسم کی مٹھائی ہے جو مشک وعنبر و میوہ جات و مقویات سے مرکب کر کے تیار کی ہے جو چند روز مین اپنا اثر دکھا کر بدن کو قوی کر کے باہ و دماغ و دل کو از حد قوت بخشکر خون صالح پیدا کرتی ہے بکس خورد عصہ - بکس کلان عہ - تین روپے کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

سرمہ سلیمانی - یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے - جس کے چند روز کے استعمال سے جالا پہولا دہند - آشوب چشم - پڑبال - آنکہون سے پانی بہنا - کمی بصارت ناخنہ وغیرہ کو بہت جلد رفع کرتا ہے آزمایش ضرور کیجئے - قیمت فی شیشی ایک تولہ ۸ر

سنون دندان - درد دندان - مسوڑون کا پھولنا - دانتون کا ہلنا - دانتوں مین کیڑا لگنا - دانتون کا زرد ہو جانا - دانتون کا سیاہ ہو جانا - گندہ دہنی کا ہونا - غرض اس کے استعمال سے یہ امراض بہت جلد دفع ہو کر دانت مثل گوہر آبدار ہو جاتے ہین - قیمت فی بکس ۴ر

المشتہر حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمد یہ بلبہ گڈھ ضلع دہلی -

---

ہندوستان میں ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہین کہ بہارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی ہے مفصلہ ذیل وجوہات اس کا (۱) کل انتظام دیسیون کے ہاتھ مین ہے - (۲) اس کا روپیہ دیسی کارخانون اور تجارت مین لگایا جاتا ہے جسسے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیونکے ہاتھ مین انتظام ہونیکی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملک کی کمپنیون کے مقابلہ میں بالکل کم ہے اور اس لئے یہ نہایت مضبوط اور بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہیں ان کے پس ماندگان کو بلا حیل و حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے - چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے واقف ہے - اسکے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہین جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مد نظر رکھیگا تو وہ قایل ہو جاویگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی مین نہیں کرانا چاہیے آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچون اور دیگر عزیزون کے لئے ایک معقول رقم چھوڑ جانیکا انتظام کرین - ہماری کمپنی کی پراسپیکٹس کا سرکاری مطالعہ ہے آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قائل کر دیگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھکر بہوچانے پر اسپیکٹس مذکور آپ کی خدمت میں بذریعہ ڈاک پہونچ جائیگا -

گیان چند منیجر وایکچواری یا درخواستین بنام لاجپت رائے ساہنی سکرٹری بہارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور ہونی چاہئیں

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہہ کارخانہ قنوج مین قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہو گئے ہین - بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دیگئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہین - اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے - شائقین بطور نمونہ ضرور طلب کرین -

راقم

محمد عبد اللہ و سعد اللہ تاجران عطر قنوج

کارخانہ عطر فرحت افزا النسیم

اگر آپکو عمدہ عطر و تیل کی ضرورت ہووے تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ فرحت افزا النسیم سے منگوا کر روح خوش ہو جائیگی - تحفہ یہ ہے گلاب ۲ر سے عہ تک - مشک عنبر ۸ر سے صہ تک - کیوڑہ ۱ر سے صہ تک - مہندی ۲ر سے صہ تک موتیا ۱ر سے صہ تک - باندری ۲ر سے للعہ تک - حنا ۲ر سے صہ تک - خس ۲ر سے صہ تک چنبیلی ۲ر سے صہ تک - ناگر تیل فی شیشی ۸ر - مفصل فہرست منگوانے سے بھیجی جاوے گی -

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا النسیم قنوج

اخبار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالکان کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔

سا نہہ ہی ایک خط ہی تہا - رلیا رام کے وکیل ہند اخبار کے متعلق تہا + میرے اس خط کو خلاف قانون ڈاکخانہ قرار دیکر مقدمہ بنا یا گیا - وکلا نے بہی کہا کہ اس میں بجز اسکے رہائی نہیں جو اس خط سے انکار کر دیا جاوے - گو یا جہوٹ کے سوا بچاؤ نہیں - مگر مینے اسکو ہرگز پسند نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر سچ بولنے سے سزا ہوتی ہے تو ہونے دو - جہوٹ نہیں بولونگا آخر وہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا - ڈاکخانوں کا افسر بہ حیثیت مدعی حاضر ہوا - مجہہ سے جسوقت اسکے متعلق پوچہا گیا تو مینے صاف طور پر کہا کہ یہ میرا خط ہے مگر مینے اسکو جزو مضمون سمجہہ کر اس مین رکہا ہے - مجسٹریٹ کی سمجہہ میں یہ بات آگئی اور اللہ تعالے نے اوسکو بصیرت دی - ڈاکخانوں کے افسر نے بہت زور دیا مگر اس نے ایک نہ سنی اور مجہے رخصت کر دیا + میں کیونکر کہوں کہ جہوٹ کے بغیر گذارہ نہیں ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گذارہ نہیں -

میں ابتک بہی جب اپنے اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزا آتا ہے کہ خدا تعالے کے پہلو کو اختیار کیا اسنے ہماری رعایت رکہی اور ایسی رعایت رکہی جو بطور ایک نشان کے ہوگئی -

من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

یقیناً یاد رکہو جہوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں مگر میں کیونکر اسکو باور کروں مجہہ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالے کے فضل سے کسی ایک میں ایک لفظ بہی مجہے جہوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بہی خدا تعالے نے مجہے شکست دی ہو - اللہ تعالے تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے - یہہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے ؟ اگر ایسا ہو تو دنیا میں پہر کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے [illegible] تعالے پر سے ہی اعتقاد اٹہہ جاوے [illegible] زندہ ہی مرجاویں [illegible] سے جو سزا پاتے ہیں [illegible] وہ سزا ان کی [illegible] ہے - اور کسی اور جہوٹ کی سزا ہوتی ہے - خدا تعالے کے پاس تو انکی بدیوں [illegible] ہوتا ہے انکی بہت سی [illegible] کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں میرے ایک استاد گل علی شاہ بٹالہ کے [illegible] کے بیٹے پرتاب سنگہ [illegible] بیان کیا کہ ایک مرتبہ شیر سنگہ نے اپنے [illegible] کو محض نمک مرچ کی زیادتی پر بہت مارا تو چونکہ وہ بڑے سادہ مزاج تہے انہوں نے کہا کہ آپ نے

بڑا ظلم کیا - اسپر شیر سنگہ نے کہا مولوی جی کو خبر نہیں اس نے میرا سو بکرا کہایا ہے - اسی طرح پر انسان کی بدکاریوں کا ایک ذخیرہ ہوتا ہے اور وہ کسی ایک موقع پر پکڑا جاکر سزا پاتا ہے - جو شخص سچائی اختیار کرے گا کبہی نہیں ہو سکتا کہ ذلیل ہو اسلئے کہ وہ خدا تعالے کی حفاظت میں ہوتا ہے اور خدا تعالے کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں - لیکن ادہوری بات فائدہ نہیں پہونچا سکتی + کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب پیاس لگی ہوئی ہو تو صرف ایک قطرہ پی لینا کفایت کرے گا یا شدت بہوک کے وقت ایک دانہ یا ایک لقمہ سے سیر ہو جاویگا بالکل نہیں بلکہ جب تک پورا سیر ہو کر پانی نہ پئے یا کہانا نہ کہا لے تسلی نہ ہوگی اسیطرح پر جب تک اعمال میں کمال نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں - ناقص اعمال اللہ تعالی کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں اللہ تعالے کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو پہر میں برکت دونگا -

غرض یہ باتیں دنیا دار خود ہی بنا لیتے ہیں کہ جہوٹ اور فریب کے بغیر گذارہ نہیں کوئی کہتا ہے فلاں شخص مقدمہ میں سچ بولا تہا اسلئے چار برس کو دہر لیا گیا - میں [illegible] کہونگا کہ یہہ سب خیالی باتیں ہیں جو عدم معرفت سے پیدا ہوتی ہیں -

کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی

یہہ نقص کے نتیجے ہیں - کمال ایسے ثمرات پیدا نہیں کرتا - ایک شخص اگر اپنی مولی سی کہدر کی چادر میں کوئی ٹوپا بہر لے تو اس سے وہ درزی نہیں بن جاویگا اور یہ لازم نہ آویگا کہ اعلے درجہ کے شاہی کپڑے بہی وہی سئیگا - اگر اسکو ایسے کپڑے دئیے جاویں تو نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ انکو برباد کر دیگا - [illegible] جس میں [illegible] کام کی نہیں [illegible] کچہہ قدر نہیں [illegible] اور اسکے ذریعہ نجات پانے [illegible] ذرہ بہی کبہی [illegible] خود خریدا بات [illegible] سے امکا [illegible] اسی لئے بہلائی نہیں ملتا اسکی وجہ یہی ہے کہ اسمیں اخلاص نہیں پایا جاتا - اعمال کے لئے اخلاص شرط ہے [illegible]

مخلصین لہ الدین

یہہ اخلاص ان لوگوں میں ہوتا ہے جو ابدال ہیں

(باقی آیندہ)

مراسلت

النصوص تحمل علی ظواھرھا

جناب ایڈیٹر صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - تہوڑے دنوں کا ذکر ہے ایک دوست نے مجہپر اعتراض کیا کہ جناب مرزا صاحب احادیث کو لیکے ظاہر پر نہیں اٹہاتے مجاز اور استعارہ سے کام لیتے ہیں حدیث میں مہدی کی نسبت بملاث سبع سنین آیا ہے اور دجال کیوقت دن مثل سال کے ہوگا (یوم کسنۃ) حالانکہ ان میں سے ایک بات بہی ظاہر نہیں ہوئی اسلئے ہم لوگ مرزا صاحب کو نہیں مانتے اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے پیرو ہیں - خاکسار اس اعتراض کے متعلق ایک حدیث پیش کرتا ہے آپ اسکو اپنے اخبار میں شائع کر دیں شاید اس سے کوئی ہمارا مخالف بہائی فائدہ حاصل کرلے -

چونکہ ہمارے معترض دوست کی اصل غرض النصوص تحمل علی ظواہرہا ہے اسلئے جواب میں ہم بہی مجاز استعارہ کا ذکر نہیں کرتے کیونکہ ہمارے مخالف بہائی اس مجاز اور استعارہ کے لفظ سے سخت ناراض ہیں اثنائے گفتگو میں اگر ہماری زبان سے مراد کا لفظ نکل جاوے تو فوراً منہ پہیر لیتے ہیں کہ یہ لوگ حدیث کو نہیں مانتے لہذا حدیث ذیل کو اپنے ظاہر پر اٹہانے سے جو مطلب حاصل ہوتا ہے اسپر اپنے بہائیوں کو توجہ دلاتے ہیں -

عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم کالساعۃ وتکون الساعۃ کالضرمۃ بالنار - رواہ الترمذی -

ظاہر حدیث سے ظاہر ہے کہ یہ ہوگا حضرت عیسے اور مہدی کے زمانہ میں " اب ہم احادیث کو ظاہر پر اٹہانے والوں سے پوچہتے ہیں کہ جب تمہارے فرضی عیسی اور مہدی کے زمانہ میں سال مثل مہینہ کے ہوگا اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن مثل ساعت کے اور ساعت مثل اٹہتے شعلہ آگ کے ہوگی تو اس حساب سے تمہارے مہدی اور عیسی کی ہفت سالہ سلطنت اور حکومت تمہاری خواہش اور دولت کو پورا نہیں کر سکتی کیونکہ اس تہوڑے سے وقت میں نہ وہ روئے زمین کے کفار کو قتل کر سکتے ہیں نہ تم ان کے مدفونہ خزانے نکال کر عیش اڑا سکتے ہو پہر تمہیں اپنے حاکم اور حکومت کے انتظار سے کیا فائدہ - صبوقت اور زمانہ کے لئے آپ لوگ اپنے خیالی ہتہیار تیز کر رہے ہیں وہ وقت اور زمانہ تو اس قدر جلدی گذر جاوے گا پہر حج زکوٰۃ صوم وصلوٰۃ نکاح کرنا یا صاحب اولاد ہونا کفار اشرار کو قتل کرکے

ویران گہروں کا آباد ہونا یہہ باتیں اس قلیل وقت میں کیونکر حاصل ہو سکتی ہیں - علاوہ ازیں تمہارے مسیح کا جس سے جنگ وجدال ہوگا اسکا دن تو مثل سال ہوگا ایسے مسیح کا ظہور اسکے مقابلہ میں محض ایک خواب وخیال ہوگا - اے مطلب و مراد سے محروم و نامراد معترض اسوقت تمہارے مسیح کا کیا حال ہوگا کیونکہ اس کا آفتاب تو منہ دکہاتے ہی غائب ہو جاویگا اور دجالی آفتاب روشن وتاباں تمہاری رات اسکا دن تم سونے وہ جاگتا اب بتاؤ خفتہ بیدار کا یا غافل ہوشیار کا کیونکر مقابلہ کر سکتا ہے - النصوص تحمل علی ظواھرھا پر زور دینے والو ذرہ ہمکو بہی الساعۃ کالضرمۃ (ساعت مثل اٹہتے شعلہ آگ کے) یوم کسنۃ (دن مثل سال کے) کی فلاسفی سے مطلع کرنا چاہئے کہ جب آپکے نزدیک ظاہر حدیث کو چہوڑنا کفر ہے تو یہ کامل ایمان کیونکر حاصل ہو کہ مہدی و مسیح ایک طرف ہوں گے اور دجال لعین دوسری طرف - ان کے روز تو جلدی گذر جاویں اور اسکا دن ختم ہونے میں نہ آوے ایک ملک ایک ہی جگہ میں یہہ عجیب تماشا ہے کہ مہدی مسیح کے لشکروں میں کئی رات دن گذر رہے ہیں مگر دجالی لشکر دن میں رات کی خبر نہیں -

کیا یہی دلائل ہیں جو آپ لوگوں کو حضرت اقدس مسیح موعود یا مہدی معہود ماننے سے روک رہے ہیں کیا آجکل کے تعلیم یافتہ لوگ تمہارے اس اعتقاد سے اسلام پر ہنسی نہیں اڑائینگے - آؤ خدا کا خوف کرو کیوں اسلام کو بدنام کر رہے ہو جب تک آپ لوگ اس امام علیہ الصلاۃ والسلام کے حربہ کو (جو اللہ تعالے نے جناب کو عطا فرمایا) ہاتہہ میں نہیں لینگے دشمنوں کو مغلوب نہیں کر سکتے اگر تمہاری روایات اور حکایات کو مانا جاوے تو اسلام ہاتہہ سے جاتا ہے بعض آیات اور احادیث کے مطالب اور معانی کے سمجہنے میں آپ نے غلطی کہائی ہے یاد رکہو اب ان قصوں سے کام نہیں چلتا جو بعض تفسیروں میں درج ہیں -

ذیل میں ہم چند اشعار تفسیر محمدی سے نقل کرتے ہیں آپ انصاف کریں اس معقولی زمانہ میں ان اقوال سے ہم اسلامی صداقت کو مخالفین اسلام پر ظاہر کر سکتے ہیں - دیکہو تفسیر محمدی آیت وانا لمسنا السماء الخ

تے ایہہ بہی جنان کیہا جو اسمان ٹٹولیا وچ اسمانان
نے پایا اسنوں بہریا چوکیاں سخت جوا وہ نگہبانان
نے ایہہ بہی جنان کیہا جو بہندے سان اسیں کتنی جائیں
وچ اسمان تاں سن آبہے اسیں سخن فرشتیاں تائیں
پس جو کوئی کن دہرن پاوے شعلے آتش تیار -
گہات لگائے کہلے تیار نہ بوجہے [illegible] کنارے
اوہ خبران غیبی [illegible] جو لیا [illegible]
[illegible] یاں پہونچاندا [illegible] نفع دا انسان

نفس ... ہمارا ... دیتا ہے
انسان ... اگر ... کرینگے
اسوقت ... ان ... حضرت ... ہونے کی
... پہنچتا
خیال کرو کہ اعقل یہہ بات قبول کرسکتی ہے کہ جن
آپ کی ولادت سے پہلے آسمان پر بلاخوف چڑہ جاتے
تہے اور وہ شعلے جو آسمانی حفاظت کے لئے مقرر کئے
گئے ہیں اونپر نہ ٹوٹتے تہے اور بقول تمہارے یہہ
شعلہ زنی کا سلسلہ آنحضرت صلعم کے زمانہ
سے شروع ہوا گویا پہلے آسمان کا انتظام ناقص
تہا کہ جن شیاطین الٰہی دربار کے خاص راز اپنی چالاکی
سے سنکر اپنے دوستوں اور مریدوں کو بتلا دیتے
تہے ... اور ... اس حکم کے پہونچنے سے
پہلے ٹہیک بندوبست کرلیتے تہے پہر فرشتے
بیچارے ناکام ہوکر واپس آسمان پر جاکر عرض کرتے
کہ اے عالم الغیب اور قادر خدا ہمیں ناحق تکلیف
اٹھانی پڑی کہ جن پلید ہمارے اس راز کو سنتا تہا
جو تیری ہماری تک میں پڑا اور نہ آپنے معلوم کیا ہم تو
ابہی مشورہ میں رہے وہ فوراً زمین پر جاکر اپنے کام
میں لگ گیا اور اپنے متبعین سے ملکر ایسے اسباب
بہم پہونچائے کہ ہمکو مجبوراً واپس ہونا پڑا۔
اب غور کرو اور ایمان سے کہو یہ باتیں اسلام
کو ترقی دیتی ہیں یا جو سلسلہ احمدیہ کے علماء اور
فضلاء نے اپنی تصانیف میں قرآنی نکات اور احادیث
کے رموز و اشارات کو بیان فرمایا۔ ان سے اسلام
پہیل سکتا ہے پس تمکو اللہ تعالےٰ کا شکر کرنا چاہیئے
کہ اس نے وقت پر تمہاری دستگیری فرمائی اگر
آج وہ اپنے مامور کو نہ بہیجتا تو اسلام کا کیا حال
ہوتا۔ سو غافلو اٹہو ہوشیار ہو جاؤ کیوں انکار
کی نیند میں مست ہوکر اپنے آپ کو ہلاک کرتے ہو
اعتراض مذکورہ کے جواب میں یہ ذکر محض اس
غرض سے کیا گیا کہ ہم تفسیر حسینی یا تفسیر محمدی سے
موجودہ زمانہ کے مفاسد کو روک نہیں سکتے
ضرورت کو دیکہو جہٹ کا فر کہدینا مناسب نہیں
دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ تمکو امام الوقت کے شناخت
کی توفیق بخشے اور ہم سب بہائی ملکر دین کی
خدمت کریں۔ آمین۔

ہمیں کچہہ کیں نہیں بہائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو نیک دل ہوئے دل و جان اسپہ قربان ہے

راقم

کرمداد از دولمیال ضلع جہلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتح اسلام

بجواب اشتہار مباہلہ پادری احمد مسیح ناکام

لن یجعل اللہ الکٰفرین علی المومنین سبیلا
خدا کفار کو مومنین پر ہرگز غالب نہ کرے گا

جواب شعر نابینا اینڈ کو

قبول حق کو کریں دل جلوں کا کام نہیں
وہ جل کے خاک نہ ہوویں تو میرا نام نہیں

دعوت نابینا اینڈ کمپنی[1]

اے واعظ کور چشم نادان ... کیوں تجہہ میں نہیں ہے نور ایمان
تونے یہ طریق کیا نکالا ... ہے تیرا تو سب سے ڈہب نرالا
مکاری سے اشتہار دینا ... اور مکر کو دل میں ٹہان لینا
یوں مفت میں فتح پہر اڑانا ... حق بات کو درمیان نہ لانا
کیا خوف نہیں تجہے خدا کا ... کچہہ پاس نہیں رہا حیا کا
سن مردہ خدا کی اے پجاری ... کیوں عقل گئی ہے تیری ماری
چہرہ ہے ترا یہ دام تزویر ... ہے تیری یہہ کمپنی کی تحریر
ممبر تری کمپنی کے سارے ... جاہل ہیں سبہی خدا کے مارے
ہیں لستے وہ دشمنان اسلام ... اسلام سے اونکو کچہہ نہیں کام
فطرت میں ہے اونکی بغض و کینہ ... ہے غیض سے تنگ اونکا سینہ
پیشہ ہے بس اونکا حیلہ سازی ... اسلام سے کرتے ہیں وہ بازی
دن رات ہیں تیری پاس جاتے ... منصوبے ہیں جہوٹ کے بناتے
اسلام سے ہوکے اب وہ بیزار ... بننے کو پادری ہیں طیار
شیعہ بنے ہیں وہ اہلسنت ... ملحد ہیں وہ اور یہود امت
چہرون سے عیاں ہیں اونکے آثار ... اسلام سے کچہہ نہیں سروکار
اونکو نہ نماز و صوم سے کام ... جیتے ہیں مگر بطور گمنام
افسوس ہے اونکی طاقتوں پر ... اسلام کی ان رقابتوں پر
کورے ہیں وہ از قرآن الٰی ... اونمیں نہیں قوت بیانی
علمی نہیں اونکو کچہہ لیاقت ... ہیں سرسے وہ تا بپا حماقت
ہاں گالی گلوچ میں ہیں ہشیار ... لڑنیکے لئے ہیں خوب طیار
نازاں وہ فقط جہاد پر ہیں ... آمادہ کسی فساد پر ہیں
کیا اونکو خبر جہاد کیا ہے ... قرآن میں کس طرح لکہا ہے
جبار مسیح کو بناکر ... مہدی کو بہی ساتہہ میں ملاکر
مخلوق کو قتل یون کرانا ... اسلام کو جبر سے منانا
اس وہمی جہاد پر ہے کیوں ناز ... عیسےٰ سے سنیں جہاد کا راز
کیوں سر میں جہاد ہے سمایا ... کیوں عقل نے اونکی جیچ کہایا
کیوں وہمی جہاد پر ہیں مرتے ... اسلام کو بدنام کیوں ہیں دہرتے

نابینا کمپنی ذرا سن ... کیوں دین مسیح کی ہوئی دشمن
اسوقت تم ارتداد دین ہے ... عیسائی تو اتحاد دین ہے
ہے مکر سے فتح تو اڑائی ... ایمان ہے بیقدر میں گنوائی
تزویر و فریب و دجل کرکے ... تہا اپنے ہیں یہ توتے چار ورقے
اندہیر میں دور کی ہے سوجہی ... اندہیر کی پہیلی خوب بوجہی
... ازدست تو فتنہ ہر طرف ثبات
آنکس کہ رہ بحث پسندید ... دیگر ... جانب را ...
تہا ہمیں فہم کے چال بازی ... یہہ کذب و دروغ و ... ساز
میں تجہکو تو جانتا تہا ظالم ... ممبر ترے تجہہ سے کچہہ نہیں کم
ہیں زیادہ بلکہ خودسری میں ... نکلے ہیں فزون ستمگری میں
پر خوب ملائی رب نے جوڑی ... اندہے کو ملے ہیں چند کوڑی
پہر تجکو ملے ہیں یار ایسے ... مفلس کو ہوں جیسے چار پیسے
ہیں ٹٹو کرایہ کے یہ سارے ... کیا کام کرینگے یہ بچارے
تازی نہیں ہیں جو کام آویں ... میدان میں تیرے ساتہہ جاویں
دہکا تجہے راہ میں یہ دینگے ... منہ پہیر کے اپنی راہ لینگے
تب ہوگا نہ گہاٹ کا نہ گہر کا ... بتلا کہ کریگا پہر علاج کیا
میں خادم عیسئ زمان ہوں ... اور فضل خدا سے خوش بیاں ہوں
میرا یہ قلم وہ اژدہا ہے ... سانپوں کو ترے نگل رہا ہے
یارب ہے دعائے احمدی اب ... آجائیں یہ سیدہی راہ پر سب
یارب تو بچا مجہے ستم سے ... ہر ایک فریب رنج و غم سے
قاسم کو اے قادر توانا ... دوزخ کے عذاب سے بچانا

ہمارے اشتہار پیام اسلام مورخہ ۱۲-اپریل ۱۹۰۶ء کا جواب منجانب واعظ نابینا بصورت چودرقہ اشتہار جسکا نام نابینا اینڈ کو نے "مباہلہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے ہوگا" رکہا ہے مطبوعہ ۲۹- اپریل ۱۹۰۶ء بذریعہ ڈاک یکم مئی کو ہمارے پاس پہونچا۔ ہم نے اوسکو خود بہی پڑہا اور بعض اون اصحاب کو بہی سنایا جو اس مباحثہ میں شریک جلسہ تہے۔ جسقدر اونکو اس مکر و دجل تحریر نابینا اینڈ کمپنی سے افسوس ہوا اوسقدر ہمکو نہیں ہوا۔ کیونکہ ہم ان حضرات کی مذہبی حالت اور رتبہ سے واقف ہیں اور ایسے لوگ ہمیشہ ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں جو اخوان الشیاطین کے قدم بقدم چلتے ہیں۔ (وکذٰلک جعلنا لکل نبی عدوا شیٰطین الانس والجن یوحی بعضہم الیٰ بعض زخرف القول غرورا) یعنے اسی طرح رکہے ہیں ہم نے ہر نبی کے دشمن شیاطین آدمی اور جن جو ایک دوسرے کو ملمع کی باتیں فریب کے منصوبے سکہاتے ہیں۔ (سورہ انعام ع ۱۴) اس سنت کے مطابق ایسے زمانہ میں بہی جبکہ ایک **مامور من اللہ محمد صلعم کا غلام** اپنے آقا اور محبوب کے اتباع سے مسیح موعود بنکر آیا تو ایسے وجودوں کا موجود ہونا اوسکے لئے بہی ضروری تہا تا اوسکی صداقت کی دلیل ایک یہہ بہی ہو ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ چنانچہ یہی ہورہا ہے۔

اشتہار مذکور میں نابینا اینڈ کو نے پراگندہ بیانات کا اظہار مہمل عبارات میں کرکے اپنے دجل اور فریب لیاقت و ایمانداری کا پورا ثبوت دیا ہے ہم اونکی اغلاط اور لغویات سے تعرض نہیں کرتے کیونکہ لفظی بحث میں پڑکر اصل مطلب سے دور جانا پڑتا ہے جن حضرات کی نظر سے ہمارا اشتہار پیام اسلام اور نابینا کا اشتہار مباہلہ گذریگا وہ فریقین کی ایمانداری اور قابلیت علمی کا بخوبی اندازہ کرلینگے۔ خصوصاً وہ اصحاب جو جلسہ ہارمباحثہ میں شریک رہے ہیں۔ بہت عمدگی سے صحیح نتیجہ پر اشتہارات فریقین کو ملاحظہ کرکے پہونچ جاوینگے۔ ہم صرف نفس مطلب پر گفتگو کرتے ہیں۔ اور تین امور مندرجہ ذیل کا جو نابینا صاحب نے تحریر کئے ہیں جواب دیتے ہیں۔

ناظرین ہم نے مختصراً واقعات مباحثہ بذریعہ اشتہار پیام اسلام شائع کرکے بطور اتمام حجت ایس پی جی مشن کے نابینا صاحب یا مسٹر بارٹن صاحب یا پادری النٹ صاحب سکرٹری مشن مذکور کو دعوت قسم دی تہی کہ وہ یا اون کا واعظ مسیح علیہ السلام کے صلیب پر قتل ہونیکی قسم کہالیں۔ پہر دیکہیں خدا کا فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ سردو یورپین پادری صاحبان کی جانب سے توکوئی جواب نہیں ملا۔ البتہ نابینا صاحب نے اپنے مسلمہ جواب کے برخلاف (جو بمقابلہ مولوی عبدالمجید صاحب واعظ دہوی سال گذشتہ میں دیا تہا اور بذریعہ اشتہار مورخہ ۲۲- مئی ۱۹۰۵ء شائع بہی کیا تہا) مغطربانہ جواب۔ پر حیلہ جواب یہ دیا کہ ہم تمہارے مقابلہ میں قسم نہیں کہاتے۔ جناب مرزا صاحب علیہ السلام کے مقابلہ میں قسم کہاوینگے۔

لہذا ہم اونکی تین باتوں کا جواب دیتے ہیں۔ اور وہ باتیں مکارانہ اون کی یہ ہیں۔
(۱) مباہلہ کے لئے ہم طیار ہیں۔
(۲) مباہلہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے ہوگا۔
(۳) چونکہ فتح ہماری ہے ہم قسم کو منظور کرتے ہیں تاکہ ہماری طرف سے آپ انتہائی حجت پوری ہوجائے اور آپ کا کوئی حیلہ نہ رہے دیکہو اشتہار نابینا ذیل تحریر جواب امور مذکورہ **نابینا اینڈ کمپنی کی علمی**

---

[1] یہہ تین چار نام کے مسلمان ہیں جو نابینا کے ہمدم و ہمراز ہیں۔ ۱۲

[2] لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم ۔ پ ۲۸ ع ۳ تو ایسے لوگ نہیں پائیگا جو خدا اور قیامت پر ایمان رکہتے ہوں اور دوستی رکہیں اوس شخص سے جو دشمنی رکہتا ہو اللہ اور اوس کے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ ہوں یا بیٹے یا بہائی یا رشتہ دار قرابتی۔ ۱۲

نبراقتی ... ایک موٹو ... اشتہار نابینا میں ...
بسم اللہ کے ایک شعر سے ظاہر ہے ۔ ممبران کمپنی نے اشتہار
کے صفحہ ۲ پر اس شعر سے ہمکو مخاطب کیا ہے ؎

بڑا فلک کا ابھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نکر دوں تو داغ نام نہیں

اس شعر میں فلک سے مراد یہہ عاجز احمدی ہے ۔ اور
دل جلوں سے جو بہت ہے ممبران **نابینا اینڈ کمپنی**
داغ سے خود بدولت نابینا صاحب ۔ مگر ممبر صاحبان
یہہ تو بتلادیں کہ **دل جلی** ہونا یا **داغ** نکر جلانا بھی
کوئی قابل تعریف خطاب ہے ۔ اے **نادانوں** ۔
داغ فی نفسہ ایک مکروہ چیز ہے جو دوسرے کو چھو
جاوے تو اوس کو بھی مکروہ کردے ۔ جیسا کہ نجاست
فی نفسہ ناپاک ہے اور جبکہ وہ کسی دیگر چیز پارچہ وغیرہ
کو لگ جاوے تو اوسکو بھی اپنے جیسا ناپاک کردیتی ہے
بعینہٖ یہی مثال **داغ** کی ہے دیکھو ان اشعار میں لفظ
داغ مقام مدح میں آیا ہے یا مقام ذم میں ؎

لالہ در سینہ داغ چوں دارد
عمر کوتاہ و غم فزوں دارد

؎ اے داغ بردل از غم خال تو لالہ را

یہہ تو ہے آپ کے **داغ** کی حقیقت جو تمہارے دل پر
لگا اور تمکو دل جلا بنایا ۔

اب **دل جلوں** کی حالت سنو ۔ ایماندار کبھی
دل جلا نہیں ہوتا ۔ ہمارا زندہ خدا اپنی کامل
کتاب قرآن میں جسکو تم چھوڑ کر ایسے خطاب پارہے
ہو ایمانداروں کی بابت فرماتا ہے ۔
هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۔ الفتح ع ۱
یعنے خداوند کریم و رحیم ایمانداروں کے دل میں
(ٹھنڈک ۔ تسلی ۔ اطمینان ۔ آرام ۔ چین) سکینہ
نازل کرتا ہے تاکہ وہ ایمانی ترقی پر ترقی کریں ۔
کہو اے **دل جلی** بننے والو اگر تمہارا کچھہ بھی تعلق
قرآن سے باقی ہے تو سمجھہ لو کہ ایمان سے بے نصیب
ہوکر اپنے ہاتہوں تم مصداق اسکے ہوئے ۔ ہُوَ خَالِدٌ
فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ
پارہ ۲۶ ع ۶ ۔ جو ہمیشہ رہتا ہے آگ میں اور کہولتا
پانی پیتا ہے جو اونکی انتڑیاں کاٹ ڈالے ۔
اللّٰھم احفظنا من النار ولا تجعلنا منھم
آمین ۔

اسکے بعد **فلک** کی کیفیت سمجھو ۔ بلندی رفعت ۔ اونچائی
کو فلک کہتے ہیں ۔ جسکا مصداق تم نے اس عاجز کو
قرار دیکر ہماری بلندی اور رفعت کی گواہی دی ۔
اور اپنے لئے جو مماثلت بیان کی وہ نہایت مکروہ و
نازیبا ۔ مگر حق بحقدار میرسد کے مطابق ہے ۔
الفضل ما شهدت به الاعداء اسکو کہتے
ہیں ۔ یہہ خوب جان لو کہ ہم کو تم نے فلک کہا ۔ اور

وہ ایسی چیز ہے جسپر نہ کوئی داغ لگا سکتا ہے نہ جلا کر
خاک کرسکتا ہے ۔ کیونکہ وہ تمہارے دست برد سے
بالاتر ہے ۔ اسلئے ہم اس مجوزہ خطابات والقابات
پر آپکے صاد کرکے تسلیم کرتے ہیں آپکے لئے **دل**
جلے اور نابینا صاحب کو **داغ** ۔ اور ہمارے
لئے آپکا عطیہ **فلک** کا " **ٹائیٹل** " مبارک ہو ۔
اور یہ ٹائیٹل آپ کو اس کمپنی میں شامل ہوکر برخلاف
اسلام کے اس کارگذاری کے صلہ میں بطور " **امتیازی**
نشان " کے ملا ہے جو آپ نے عیسائیت کی حمایت
میں کی ہے ۔ **داغ** نابینا کی خدمت میں ہماری طرف
سے یہہ تحفہ پیشکر کے ذیل کی مبارکباد سنا دیجئے ؟

؎ جلا کے خاک کرے گا تو خاک کر **داغی**
کہ **دین** احمد مختار سے تو ہے **باغی**

مبارکباد

ہمیں ہر دم فلک سا مرتبہ پانا مبارک ہو
عدو کو اپنے ہاتہوں داغ کا کہانا مبارک ہو
جلے دل کمپنی کے تیری ہوں ممبر سبھی واعظ
انہیں آتش میں بلکہ خاک ہوجانا مبارک ہو

قولہ صفحہ ۲ و ۷ " ہم مباہلہ کے لئے طیار ہیں ۔
میر صاحب جو مباہلہ کے لئے ہمیں دعوت دیتے ہیں
اوسے ہم بڑی جرأت اور ثابت قدمی کے ساتہہ منظور
کرتے ہیں ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بموجب
آیت قرآنی ابناءنا و ابناءکم تشریف لاکر ہم سے
مباہلہ کرلیں " میر صاحب نے ہمیں اپنی ذات سے مدعو
کیا ہے سو ہم حاضر ہیں ۔ مرزا صاحب جلد تشریف
لائیں ایک ہفتہ کی مہلت ہے ۔ مرزا صاحب کی
موجودگی میں آپ کو حق نہیں پہونچتا ۔ الی آخر القول
اقول ۔ ہم نے سہولت فہم کے لئے نابینا صاحب
کے اقوال متضادہ پر نمبر لگا دیئے ہیں ۔ نمبر ا و ۲ و ۴
سے تو یہہ ثابت ہوتا ہے کہ داغ نابینا نے ہمارا
پیام اسلام بڑی جرأت اور ثابت قدمی سے منظور
فرمایا ہے ۔ چوتھا نمبر ۴ میں تو صاف یہ اقرار ہے
" ہمیں اپنی ذات سے مدعو کیا ہے سو ہم حاضر ہیں "
مگر برخلاف اس منظوری کے ذیل کے فقرہ نمبر ۳
و ۵ میں تمام جرأت اور ثابت قدمی عنقا ہوگئی ۔ اور مفرورانہ پرحیلہ جواب دیا اور ہمارے
پیام اسلام کے اس شعر کو سچ کر دکھایا ؎

ابو القاسم کا اور نصرانیوں کا یاد کر قصہ
نہو انکار سے نابینا قاسم تجھہ کو رسوائی

کیوں نابینا اور اوسکے ممبرو اسکا نام قبول دعوت
ہے ؟ کیا اسکو حیلہ سازی نہیں کہتے ؟ اے بھلے
مانس اور نیک نہاد ۔ جبکہ مسیح کے قتل صلیبی پر
تمکو دل سے ایمان ہے تو ان حیلوں اور فریبوں
سے کیا کام ہے سیدہے ہوکر جس کے ساتہہ مباحثہ

کیا تہا اوسی کے ساتہہ قسم کہاؤ اور مباہلہ کرو ۔ کیا قسم
کہانے کی اور مباہلہ کے لئے حضور مسیح الزمان
علیہ السلام نے تم کو دعوت دی تہی ؟ صرف یہ جتا
کر کہ مرزا صاحب نابینا کو عزت مقابلہ نہیں دینگے
کیونکہ وہ کسی قوم کی طرف سے پیش نہیں ہوا ۔
اسلئے ہم کہدینگے کہ دیکھو ہم نے مرزا صاحب کو مباہلہ
کے واسطے بلایا تہا وہ نہیں آئے تم نے یہ پرمکر دجل
کیا ۔ مگر یہ نہیں معلوم کہ مرزا صاحب کے مقابلہ سے
آپ کے لارڈ بشپ صاحب انکار کرچکے ہیں ۔
نابینا بیچارہ تو کس شمار میں ہے ۔ اگر مرزا صاحب
سے مباہلہ کی خواہش ہے تو اپنے خداوند یسوع کو
آسمان سے بلاؤ کہ مسیح محمدی کے ساتہہ مقابلہ
کرے اگر وہ نہ آوے تو کم از کم اوسکے جانشین
کو جو زمین پر اوس کی طرف سے موجود ہے مقابلہ
کے لئے پیش کرو ۔ اگر وہ بھی نہ آوے تو بشپ
آف پنجاب کو کہو کہ وکالتاً مرزا صاحب سے
مباہلہ کرلے ۔ کیونکہ مرزا صاحب کا دعوٰے مسیح
موعود ہونیکا ہے اور وہ اپنے دعوے میں از روئے
توریت و انجیل و قرآن ایسا ہی صادق ہیں جیسا
کہ موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام اپنے اپنے دعاوی نبوت
میں صادق تہے ۔ پس ایسے مدعی کے مقابلہ میں قوم
مخالف سے اس پایہ کا آدمی ہونا چاہئے جس کا اثر
تمام اوسکی قوم پر پڑے ۔ نہ کہ ایک نابینا جو نہ کسی
قوم کی جانب سے پیش ہوتا ہے نہ قوم اور مذہب
اوسپر اپنے صدق دعوے کا مدار رکہتی ہے ۔ اوسکا
صرف یہی حق ہے کہ جسکے ساتہہ اوسنے مباحثہ کیا ہے
جس نے اوسکو دعوت قسم پیش کی ہے ۔ جسکی دعوت
پر وہ قبولیت کا اظہار کرتا ہے ۔ اوسی کے سامنے
قسم کہاوے اور مباہلہ کرے ۔ ورنہ انکار سے
روسیاہی کا داغ کہاکر چپ ہو رہے ۔ نابینا صاحب
آپکو میں آپکا وہ جواب یاد دلاکر شرم دلاتا ہوں
جو آپنے مولوی عبد المجید صاحب واعظ دہلی
کے سامنے درخواست مباہلہ پیش کرنے کے بعد دیا تہا
اور جسکو اشتہار ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء میں تم نے شائع
کیا ہے ۔ جب تم نے مولویصاحب کو قسم کہانے
کے لئے کہا تو مولویصاحب نے یہ جواب دیا تہا ۔
" میں مباہلہ کے لئے طیار ہوں مگر اس شرط کے ساتہہ
کہ پادری پارٹن صاحب میر مجلس معہ جملہ عیسائیان
دہلی آویں " اس جواب مولانا کو تم نے بمفطر یانہ
جواب ۔ پرحیلہ جواب ۔ اور مصداق مثل مشہور
کہ نہ نومن تیل ہوگا نہ رادہا ناچیگی کا ہے کہکر جواب
الجواب یہہ دیا تہا کہ " مولویصاحب مناظرہ میرے
اور آپکے درمیان ہے آپ اہل اسلام کی جانب سے
اور میں مشن دہلی کی جانب سے مناظر ہوں اور
فریقین اپنی اپنی ذات سے بشرح صدر مباہلہ کے

مجاز ہیں " اب ایمانداری سے کہو تم نے خود ہمارے
مقابلہ میں ایسا ہی جواب نہیں دیا جسکو تمہاری ہی
زبان نے مفتریانہ اور پرحیلہ جواب کہا تہا ۔ اور
تمہارا جواب بھی مصداق اس کا کہ " نہ نومن تیل
ہوگا نہ رادہا ناچیگی " نہیں ہے ۔ سو یاد رکہو اور
خوب سن لو کہ ہم تمہارا ہی پیش کردہ مسلمہ جواب
تمہارے لفظوں میں دیتے ہیں ۔ حافظ صاحب
مناظرہ میرے اور آپ کے درمیان تہا آپ مشن
کیجانب سے میں جماعت احمدیہ دہلی کیجانب سے
مناظر تہا اور فریقین اپنی اپنی ذات سے بشرح صدر
مباہلہ کے مجاز ہیں پس آپ آئیں اور میں آؤں
پہر قسم کہائیے ورنہ منہ نہ دکہائیے ۔ آپ جبتک
اس جواب اپنی کو جو مولوی صاحب کے سامنے
پیش کیا تہا اور اشتہار مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء
کے صفحہ ۶ میں سطر ۴ سے ۷ تک درج ہے غلط
اور نامعقول نہ قرار دیں اسوقت تک مرزا صاحب
علیہ السلام کا نام نہ لیں ۔ اے نافہم تیرے ممبروں
نے تجھکو دہوکہ دیکر کچھہ کا کچھہ چھپوا ڈالا اور پہلے
اپنے اشتہار سالگذشتہ کو تو نے کسی سے نہ پڑہوالیا
اس سے زیادہ ذلت کس کو کہتے ہیں کہ جس بات
کو اپنے حق میں نہایت نامعقول پرحیلہ لکہہ چکا اور
مان چکا ہے اوسیکو بعینہٖ اوسی مقدمہ میں ہمارے
مقابلہ میں معقول اور جرأت و ثابت قدمی بتلاتا ہے

شرم ! شرم !! شرم !!!

قولہ ۔ چونکہ فتح ہماری ہے ہم قسم کو منظور کرتے ہیں الخ
اقول ۔ نابینا صاحب یہہ قسم کہانے کی منظوری
آپ نے انجیل سے حاصل کی ہے یا ممبران کمپنی سے ۔
اگر انجیل سے آپکو اجازت ملی ہے تو براہ مہربانی
بہت جلد باب و آیت کا حوالہ لکہیں کہ کس انجیل
میں جواز قسم ہے ؟ اور انکار کرے سچی قسم اور
گواہی سے اوسکے لئے انجیلی فتوے کیا ہے ؟ اور مہربانی
سے اس کی بہی کچھہ تفسیر فرمادیں " پر میں تمہیں کہتا ہوں
ہرگز قسم نہ کہانا " متی ۵ ۳۴ ؟ ۔ اگر ممبران کمپنی
نے آپ کو اجازت قسم دی ہے تو اس سے مطلع
فرمادیں ؟

اسوقت ہمیں عبد اللہ آتہم کا قسم نہ کہانا مسیح
موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں یاد آیا اوس کو
ہم آتہم ثانی کے سامنے پیش کرکے دریافت کرتے
ہیں کہ دونوں میں کون سچا ہے ؟ جسوقت آتہم کو
حضرت مسیح الزمان نے چار ہزار روپیہ انعام کا اشتہار
دیا کہ وہ قسم کہاکر بیان کرے کہ پیشگوئی اسلامی
سے اوسنے رجوع بحق نہیں کیا تو چار ہزار روپیہ انعام
لے ۔ اس کے جواب میں آتہم نے قسم کہانے سے انکار
کیا اور اوسکے رفیق حال پادری ڈاکٹر ۔ ایچ ۔ ایم
کلارک ایم ۔ ڈی ۔ سی ۔ ایم نے ایک اشتہار مطبوعہ

پنشل پریس امرتسر مرزا صاحب علیہ السلام کی خدمت میں بہیجا جسمیں مندرجہ ذیل قسم نہ کہانے کی دلیل شائع کی تہی -

" جیسے قرآن کے حکم سے (مسلمان) سور کا گوشت نہیں کہا سکتے اسیطرح آتہم صاحب انجیل کے حکم سے قسم نہیں کہا سکتے - عیسائی کو قسم کہانا جائز نہیں ہے - اگر آتہم صاحب قسم کہاتے تو ثابت کر دیتے کہ میرا عمل انجیل پر نہیں ہے -" نابینا صاحب براہ مہربانی بتلاویں کہ ہنیری مارٹن کلارک امرتسری اس بیان میں جہوٹے ہیں یا آپ قسم کہانے میں جہوٹے ہیں؟ اور آتہم اول انکار قسم میں کاذب تہا یا آتہم ثانی اقرار قسم میں کاذب؟ اور ممبران کمیٹی جواب دیں کہ ان تینوں میں سے کون سچا عیسائی انجیل پر عمل کرنے والا ہے - اور کون جہوٹا عیسائی اور مخالف انجیل؟ آخر میں ہم آپ کو پہر متنبہ کرتے ہیں کہ اپنی مسلمہ پیش کردہ دلیل بمقابلہ مولوی عبد المجید صاحب سے پہرنا اور جو جواب اونکو دیا تہا اوس کے خلاف ہم کو جواب دینا اور جس جواب مولوی صاحب کو پر حیلہ سفطریانہ قرار دیا تہا وہی ہمارے مقابلہ میں پیش کرنا ایمانداری ہے یا بے ایمانی؟ حسب اشتہار پیام اسلام قسم کے لئے آمادہ ہو جاؤ اور تاریخ مقرر کرکے جلد ہفتہ تک اطلاع دو - اگر پہر تم نے حیلہ سے ٹال مٹول کا جواب دیا کہ مرزا صاحب علیہ السلام سے مباہلہ کرینگے تو آیندہ تم قابل خطاب نہ مستحق جواب سمجہے جاؤگے - پہر دوسرے طریق سے بذریعہ نار افشان لدہیانہ تمہاری پردہ دری اور عیسائیت کی قلعی کہولی جاویگی -

فانتظروا -

اور جو جواب "معتمد فہ سکرٹری صاحب ایس پی جی مشن یا مسٹر مارٹن چیرمین جلسہ ہونا چاہئے - ورنہ ہم کوئی جواب نہ دینگے - مسٹر مارٹن صاحب میر مجلس اور پادری آلنٹ صاحب سکرٹری مشن سے ہماری درخواست ہے کہ اس مذہبی مباحثہ میں آپ بغیر معلوم کئے محض نابینا صاحب کے اشتہارات پر مدار نہ رکہیں ہر ایک جواب جو مشن کی جانب سے شائع ہوتا ہے آپکا مصدقہ ہونا چاہئے کیونکہ مذہبی حیثیت سے بہی اور عہدہ کے لحاظ سے بہی آپ مشن کے ذمہ دار ہیں - اور ہمارے اشتہار پیام اسلام کا آپنے کوئی جواب نہیں دیا - یہہ مناسب نہیں ہے -

والسلام علی من اتبع الہدے

المشتہر قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی ۔۔۔ خادم مسیح موعود علیہ السلام

۶ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

بعد خطبہ ماثورہ کے

خطبہ بروز جمعہ ۲۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

مطابق ۲ - ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم ط واللہ غفور رحیم ٥ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین ٥ ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وال ابراہیم وال عمران علی العالمین ٥ ذریۃ بعضہا من بعض واللہ سمیع علیم ٥ اذ قالت امراۃ عمران رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا فتقبل منی انک انت السمیع العلیم ٥ فلما وضعتہا قالت رب انی وضعتہا انثی ط واللہ اعلم بما وضعت ط ولیس الذکر کالانثی ج وانی سمیتہا مریم وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم فتقبلہا ربہا بقبول حسن وانبتہا نباتا حسنا وکفلہا زکریا کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یا مریم انی لک ہذا قالت ہو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ٥

ترجمہ مع تفسیر آویگا

اے سامعین قرآن مجید ایک ایسی زندہ کتاب ہے کہ اوسکے برکات اور فیوض قیامت تک باقی رہینگے اسلئے اوسکی نسبت فرمایا گیا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور اوس کی مثال اس طرح پر فرمائی گئی ہے ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء تؤتی اکلہا کل حین باذن ربہا ۱۴ پس سراسر جہوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ دروازہ مکالمات الہیہ و الہامات ربانیہ کا امت محمدیہ پر بند کیا گیا ہے خواہ آیات قرآن مجید کی الہام ہوں یا دوسری عبارات ہوں ہرگز یہ دروازہ بند نہیں ہوا - وللہ الحمد ہمارا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید زندہ کتاب ہے دین اسلام زندہ مذہب ہے نبی کریم زندہ نبی ہیں اور جو قصص قرآن مجید میں بیان فرمائے گئے ہیں - اون کے نظائر و امثال آنحضرت صلعم کے وقت میں بہی موجود ہوئے اور قیامت تک اون کے نظائر اسلامی دنیا میں واقع ہوتے رہیں گے یعنی اللہ تعالے کسیکو اتباع اپنے حبیب سے اپنا محبوب بنا لیتا ہے - کسیکو آدم صفت نوح صفت ابراہیم صفت اور انبیائے آل ابراہیم کی صفت آل عمران یعنی مریم اور عیسے کی صفت کر دیتا ہے اور کسی مثیل ذکریا گردانتا ہے حتیکہ جری اللہ فی حلل الانبیا کا لقب عطا فرما دیتا ہے اور یہ سب امور قرآن مجید کے احکام کی فرمانبرداری اور اتباع کامل نبی کریم سے حاصل ہوتے ہیں - والنعم ما قیل ؎

برکسے چون مہربانی میکنی
از زمینی آسمانی میکنی

لیکن بغیر اتباع کے کچہہ بہی حاصل نہیں ہوتا فان اللہ لا یحب الکافرین واضح ہو کہ آنحضرت صلعم کے وقت یہود بڑے بڑے دعاوی کرتے تہے حتی کہ کہتے تہے کہ نحن ابناء اللہ واحباءہ اون کے حق میں یہہ آیت زیر تفسیر نازل ہوئی ہے کہ اے پیغمبر صلعم ان یہودیوں سے تم کہدو کہ اگر اللہ تعالے کی محبت کا تم دعوے کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ اللہ بہی تم کو اپنا دوست کر لیویگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیویگا کیونکہ اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے -

ف اللہ تعالے کی محبت اپنے بندہ متبع کے ساتہہ یہہ ہے کہ جو منافع دین و دنیا کے اوس بندہ کیلئے ضروری ہوں یا اوس کے لئے جو فوائد دارین کے مناسب ہوں اونکو پہونچاتا رہے اور جو لوگ اوسکی اتباع میں خارج ہوکر طرح طرح کے ضرر پہونچانے چاہتے ہیں خود انہیں کو معرض مضار اور مورد ذلت اور رسوائی کا کر دیوے چنانچہ جن صحابہ کرام نے آنحضرت صلعم کا پورا اتباع کیا اون کے مخالفین ذلیل و رسوا ہوکر ہلاک اور تباہ ہو گئے اور متبعین کاملین حسب الحکم آیت مذکورہ دین اور دنیا کے مالک کہلائے گئے چونکہ آیت ہذا میں جو پیشین گوئی مندرج ہے وہ پورے طور پر واقع ہوئی لہذا یہہ آیت ایک نشان نبوت کا ہو گئی - اور یہی آیت حضرت مسیح موعود کو الہام ہوئی تہی جسکو مدت تخمیناً ۲۴ سال کی ہو گئی ہے دیکہو اوس وقت کو اور اسوقت کو کیسی کیسی نصرتیں اوس کے شامل حال ہوئی ہیں اور ہوتی ہیں اور مخالف اوسکے کیسے کیسے ذلیل و خوار ہوتے جاتے ہیں ایک طرف تو نظارہ یحببکم اللہ کا نظر آ رہا ہے اور دوسری طرف فان اللہ لا یحب الکافرین کا نظارہ موجود ہے ؎

رحمۃ اللہ این عمل را در وفا
لعنت اللہ آن عمل را در قفا

بعض منافقین نے اس حکم تاکیدی اتباع پر یہہ شبہہ پیدا کیا تہا کہ آنحضرت صلعم تو اپنی اطاعت کو اللہ تعالے کی اطاعت قرار دیتے ہیں اور اپنی محبت کو اللہ تعالے کی محبت کہتے ہیں اس سے تو لازم آتا ہے کہ جسطرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو خدا قرار دے رکہا ہے یہہ بہی اپنے تئیں اللہ قرار دینا چاہتے ہیں - جواب یہ دیا گیا کہ اطاعت تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے - مگر اوس کی اطاعت کیونکر ہو سکتی ہے اوس کا طریق یہہ ہے کہ کوئی ایسا واسطہ موجود ہو کہ ایک لحاظ سے ہم جیسا بشر ہو اور اللہ تعالے کے ساتہہ اوسکو ایسا قرب حاصل ہو کہ رسالت اوسکی احکام کی کر سکے جسکو دوسرے لفظوں میں رسول کہتے ہیں تو اسلئے ارشاد ہوتا ہے کہ ان سے کہدو کہ میری متابعت بحیثیت رسول ہونے کے تم پر واجب ہے نہ اوس حیثیت سے جسطرح نصاریٰ حضرت عیسےٰ کی نسبت کہتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے میں رسول ہوں اسلئے واسطے اطاعت اللہ تعالے کے میرا اتباع تم پر لازم ہے اگر اس فہمایش اور ہدایت کو بہی نہ مانیں اور روگردانی کریں جو موجب کفر ہے تو بےشک اللہ تعالے ایسے کافروں کو دوست نہیں رکہتا یعنے بغض رکہتا ہے - چنانچہ اس عدم محبت کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام مکذبین اور کافرین آنحضرت صلعم کے وقت میں ہی یا تو تباہ اور ہلاک ہو گئے یا جنکی قسمت میں تہا اسلام میں داخل ہو گئے - علے ہذا القیاس ہلم جرا مسیح موعود کے زمانہ تک کہ بحکم حدیث صحیح مسلم لا یحل لکافر ان یجد ریح نفسہ الا مات کے اوسکے مکذبین اور مکفرین بہی رسوا اور تباہ ہو گئے اور ہو رہے ہیں بس بلحاظ اس کے کہ یہہ پیشین گوئی لطیف مندرجہ آیت پوری ہوئی یہ آیت ایک نشان نبوت کا ہو گئی - اب آگے اہل کتاب کا وہ استبعاد رفع کیا جاتا ہے جو اونکو حضرت خاتم النبیین صلعم کی نبوت کے بارہ میں تہا کہ بے شک اللہ تعالے نے تمام جہان کے لوگوں پر آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو چن لیا ہے کیونکہ یہہ سب اولاد آدم کی ہیں کہ بعض اون کے بعض کی نسل سے ہیں اور اللہ ہی سب کچہہ سننے والا اور جاننے والا ہے -

فائدہ - مراد یہ ہے کہ یہ امر تمہارے نزدیک مسلمات سے ہے کہ حضرت آدم جسطرح ابو البشر ہیں اسی طرح ابو الانبیاء بہی ہیں یعنے نور اصطفا کا اولاً اون میں اللہ تعالے نے پیدا کیا اور چونکہ اولاد اپنے باپ کی وارث ہوتی ہے اسلئے ضروری ہوا کہ نور نبوت کا اونکی اولاد لایق کو بہی پہونچے چنانچہ ایسا ہی کچہہ ہوا کہ آدم کی اولاد میں شیث ہیں لیکن

حضرت ادریس تک وہ نور نبوت منتقل ہوتا لائق اولاد میں چلا آیا۔ اور اصطفا سے ہم نے نور نبوت اس لئے مراد لیا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ

انی اصطفیتک برسالاتی

یا حضرت ابراہیم اور اسحاق و یعقوب کے بارہ میں فرماتا ہے وانھم عندنا لمن المصطفین الاخیار پس مراد اصطفا سے وہی نور نبوت اور رسالت کا ہے جو آدم ثانی حضرت نوح کو بھی حاصل ہوا حتی کہ حضرت نوح سے ابراہیم کو مرحمت ہوا بعدہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں حضرت اسمٰعیل و اسحاق کو ملا جو آل ابراہیم ہیں حضرت اسحاق کی اولاد میں یعقوب ہوئے یعنے اسرائیل جنکی اولاد میں کثرت سے انبیاء پیدا ہوئے اور حضرت عیص بھی یعقوب کی اولاد میں ہیں۔ جنکی ذریت میں کثرت سے بادشاہ ہوئے۔ بالآخر چونکہ عہد عتیق میں اللہ تعالے نے حضرت اسمٰعیل اور اسحاق دونوں سے تورات میں وعدہ کیا تھا لہذا وہ وعدہ پورا ہوتا ہوا بنی اسرائیل میں چلا آیا حتی کہ بالآخر بموجب وعدہائے تورات کے بنی اسمٰعیل میں سے حضرت خاتم النبیین صلعم کو وہ نور نبوت تامہ اور نیز خلافت عامہ کا مرحمت ہوا اور کیونکر نہوتا کہ حضرت اسمٰعیل بھی آل ابراہیم میں داخل ہیں اور آل ابراہیم کے لئے وعدہ ہو چکا ہے پس اس دلیل سے جو مسلمہ اہل کتاب ہے لازم آیا کہ بنی اسمٰعیل میں بھی وہ وعدہ اصطفا اس شان سے پورا ہووے کہ تدارک مافات کا کردیوے اور مافات یہہ ہے کہ جس طرح سے من ابتدا ئے حضرت یعقوب تا عیسٰی بکثرت سے انبیاء بنی اسرائیل میں ہوتے چلے آئے اور بنی اسمٰعیل میں کوئی نبی اولوالعزم پیدا نہیں ہوا تو بنی اسمٰعیل میں ایک ایسا نبی عظیم الشان سید المرسلین و خاتم النبیین پیدا ہووے جو سب انبیاء بنی اسرائیل پر فائق ہو جاوے چنانچہ اس وعدہ کے پورا ہونے سے اون وعدوں مندرجہ تورات کے تصدیق ہوگئے جو بڑے زور شور سے تورات میں اب تک موجود ہیں یہ ایک بڑی حجت ہی آنحضرت کی تصدیق نبوت پر جسکا جواب اہل کتاب سے ہرگز نہیں ہوسکتا ہے قال اللہ تعالے ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔

سوال اصطفائے آل عمران کو آخر میں بیان کرنیکے بظاہر کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ آل عمران یعنے حضرت عیسٰے اور مریم بنی اسرائیل میں سے ہیں جو آل ابراہیم میں داخل ہو چکے ہیں پھر آل عمران کو مکرر آخر میں کیوں بیان کیا گیا۔ اس تکرار میں ایک سر یہہ ہے کہ امت محمدیہ میں سے بھی آخر زمانہ میں ایک مثیل عیسٰے اور نیز مثیل مریم علم الٰہی میں پیدا ہونے والے تھے جسکو اللہ تعالے نے بطور مثل کے مومنوں کے لئے سورۂ تحریم میں اسطرح پر بیان فرمایا ہے۔

وضرب اللہ مثلا للذین آمنوا امرأت فرعون ... تا ... ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا وصدقت بکلمات ربھا وکتبہ وکانت من القانتین چنانچہ اس زمانہ آخری میں عیسٰے اور مریم کے نام سے ایک مجدد عظیم الشان پیدا ہوا پس اس لئے آل عمران یعنے عیسٰے اور مریم کو باوجود داخل ہونیکے بنی اسرائیل میں دوبارہ جو آل ابراہیم سے ہیں آخر میں ذکر فرمایا گیا اور اسی لئے حضرت مریم اور عیسٰے کی نسبت فرمایا گیا ہے کہ وجعلناھا وابنھا آیۃ للعالمین اس آیت میں اگر تہوڑا غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ حضرت عیسٰے اور مریم نہ اپنے زمانہ میں آیۃ للعالمین ہوئے اور نہ بعد اپنے زمانہ کے آیۃ للعالمین ہونا اونکا ظاہر ہوا ہاں البتہ اُن کا آیۃ للعالمین ہونا اللہ تعالے کیطرف سے قرآن مجید میں نازل ہوا تھا اسلئے کلام نبوت میں عیسٰے موعود کے نزول کی پیشگوئی پیشین گوئی آخر زمانہ کے لئے بیان فرمائی گئی اور اس زمانہ آخری میں اپنے وقت پر ایک مجدد بنام عیسٰے و مریم پیدا ہوا جسکے سبب سے حضرت عیسٰے اور مریم کا نام نامی تمام عوالم میں روشن ہوگیا اور جو شرک اور بدعت حضرت عیسٰے یا مریم کے نام سے دنیا جہان میں پیدا ہوگیا تھا جسکے سبب اونکے آیت ہونے میں بھی شبہات پیدا ہوئے تھے اوس عیسٰے موعود نے اوس سب کا محو کردینا چاہا ہے تاکہ عیسٰے و مریم جو بندگان مقبول الٰہی میں سے تھے آیۃ للعالمین ہو جاویں پس یہہ سر تھا آل عمران کو آخر میں مکرر ذکر فرمانے کا وھذا ما الھمنی ربی والحمد للہ رب العالمین اور یہی معنے ہیں اوس شعر کے جو کہا گیا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اوس سے بہتر غلام احمد ہے

مطلب یہ ہے کہ ایک مرد کامل امت محمدیہ کے طفیل سے حضرت عیسٰے کا نام دنیا جہان میں روشن ہوگیا ورنہ اہل کتاب نے جو یہود و نصارٰی نام کتابہ کو نامے چند ہیں۔ بسبب اپنے کفر و شرک کے اور اپنی بداعمالیوں کے سبب حضرت عیسٰے کا نام تو مٹنا ہی چاہتا تھا بلکہ مٹ چکے تھے مگر ایک غلام احمدؐ نے اون کے نام کو دنیا جہان میں روشن کردیا پس ایک فرد کامل امت محمدیہ میں سے اونکے نام کے ساتھ مبعوث ہوا اُس سے امت محمدیہ کو کوئی فخر حاصل نہیں ہوا بلکہ حضرت عیسٰے کو اس بعثت مسیح موعود سے فخر حاصل ہوا ہے والحمد للہ قال اللہ تعالے

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ الآیہ اسی لئے آگے اسکے حضرت مریم کی ولادت اور دیگر قصص متعلق اسکے بیان فرمائے جاتے ہیں اور تاکیداً ارشاد ہوتا ہے کہ ان قصوں کو یاد کرتے رہو ایسا نہو کہ بہول جاؤ کہ عمران کی زوجہ نے کہا کہ اے میرے پروردگار میرے پیٹ میں جو بچہ ہے تیری نذر کیا دنیا کے کاموں سے آزاد کیا۔

پس اے پروردگار میرے تو میری طرف سے یہہ نذر قبول فرما بےشک تو ہے سب کچھ سنتا سبکی نیتوں کا جانتا ہے ف بنی اسرائیل میں یہ دستور تھا کہ ماباپ اپنے بعضے لڑکوں کو اپنی خدمتوں سے آزاد کرکر اللہ تعالی کی نذر کردیتے تھے اور تمام عمر دنیا کے کاموں میں نہیں لگایا کرتے تھے ہمیشہ مسجد میں عبادت کے لئے یا مسجد کی خدمت کرنیکے لئے اور دینیات کے درس کرنیکے لئے چھوڑ دیتے تھے۔ عمران کی زوجہ حنہ کو جب حمل ہوا اون نے حالت حمل ہی میں واسطے خالص رضامندی اللہ تعالے کے اوّل ہی سے حالت حمل میں یہہ نذر کرلی تھی تاکہ حالت حمل سے ہی شریعت اسلام میں یہہ دستور تو نہیں ہے لیکن اللہ تبارک وتعالے خود کسی شخص کو برگزیدہ کرکر خالص خدمت دین ہی کے لئے چن لیتا ہے اور اوسکی فطرت اور جبلت ہی ایسی پیدا کرتا ہے کہ دنیا کے کاموں کی طرف اوسکو رغبت ہی نہیں ہوتی جیساکہ کلام نبوت میں وارد ہوا ہے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا اور یہی مراد ہے مولانا روم کے اس شعر سے

اولیاء را کار عقبیٰ اختیار
اشقیا را کار دنیا اختیار
انبیا در کار دنیا جبر نیند
اشقیا در کار عقبیٰ جبر نیند

حضرت مریم کی والدہ نے حالت حمل ہی میں یہہ نذر کرکے یہہ دعا کی کہ متقبل منی اور مین سر یہہ تھا کہ اون کی نیت یہہ تہی کہ وہ بچہ پیٹ ہی میں اللہ تعالے کا مقبول اور محبوب ہو جاوے جسکو عرف میں مادر زاد ولی کہتے ہیں اسی لئے اُنہوں نے دو صفتوں سمیع وعلیم کا بیان کیا کہ جس اخلاص سے میں تیری جناب میں یہہ دعا کی ہے تیرے سوا اور کوئی اوسکا سننے والا نہیں اور جو میری تمنائے دلی ہے اوس کا علیم وخبیر بھی تیرے سوا اور کوئی نہیں ہے یہہ قصہ حضرت مریم کی والدہ کے نذر کرنے کا اسلئے یاد دلایا گیا کہ وہاں تو حضرت حنہ کی دعا سے مریم کو پیدا کیا تہا اور امت محمدیہ میں حسب الحکم آیت سورہ تحریم کے ہم خود ایک ایسا غلام احمد پیدا کرینگے کہ مریم صفت ہوکر دین محمدی کا ایسا خادم ہوگا کہ دنیا کے کاموں سے بالکل آزاد اور محرر ہوگا اور اللہ تعالے کا محبوب اور مقبول ہوگا۔ اسلئے الہامات میں اس مسیح موعود کا نام مریم بھی آیا ہے معنے مریم کے کتب لغات میں خادم کے ہی لکھے ہیں یعنے خادم محمدؐ یا غلام احمدؐ یہہ دونوں جو قریب المعنے ہیں باہم فرمایا جاتا ہے۔

کہ پس جبکہ جنا اوسکو کہا۔ اے رب میرے تحقیق میں نے جنا اوسکو لڑکی اور اللہ کو بہتر معلوم ہے جو کچھہ جنی اور بیٹا نہیں ہے مانند اوس بیٹی کی اور تحقیق میں نے نام رکہا اوسکا مریم اور میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اوسکو اور اوس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔

ف حنہ والدہ مریم کو یہہ خیال تہا کہ میرے شکم میں لڑکا ہی ہے اور لڑکا ہی محرر کیا جاتا تہا جبکہ اون کے لڑکی پیدا ہوئی۔ تو اون کو یہہ خیال آیا کہ شاید میری نذر قبول نہ ہوئی کیونکہ لڑکی واسطے خدمت بیت المقدس کے یا دیگر خدمات دینیہ کے لئے محرر نہیں ہو سکتی ہے اسلئے جناب باری میں یہہ عذر کیا یا بسبب حسرت کے یہہ مقولہ کہا ہو۔ مگر اللہ تعالے نے فرمایا کہ اللہ تعالے اسکی قدر و عزت خوب جانتا ہے اور لڑکا اس لڑکی کی برابری نہیں کرسکتا تفسیر کبیر وغیرہ میں اسکی دو توجیہیں لکھی ہیں اوّل تو یہ کہ تفضیل لڑکے کی لڑکی پر مراد الٰہی ہے۔ دوسرے یہہ کہ تفضیل اس لڑکے کی لڑکی پر مقصود ہے پس کلام الٰہی دونوں توجیہوں کو متحمل ہے یہہ کلام جو ذوالوجہین فرمایا گیا اوس میں ستر یہ ہے کہ امت محمدیہ میں جو خیر الامم ہے ایک مجدد عظیم الشان بنام مریم علم الٰہی میں مذکر پیدا ہونے والا تہا جو دین محمدی کو زندہ کریگا لہذا ایسا کلام ذوالوجہین فرمایا گیا کہ دونوں وجہوں پر صادق آسکے ہاں اسقدر فرق ہے کہ وہاں تو والدہ مریم نے ہی لڑکی کا مریم نام رکہا تہا اور

بنا برین اللہ تعالیٰ نے خود بذریعہ الہام کے اوس
مولود عظیم الشان کا نام مریم رکھا اور چونکہ یہہ مولود
ایک لڑکی کے ساتھ توام پیدا ہوا اور وہ لڑکی توام
دنہیں ایام میں وفات پا گئی لہذا اللہ تعالیٰ نے
اس فعل سے بہی یہہ شہادت دی کہ اب دین
عیسوی باقی نہ رہے گا (جسمیں محض مادہ اناث ہے
کیونکہ عیسیٰ صرف مریم کے مادہ ہی سے پیدا ہوئے
تہے اور مرد کا اوس میں کچھہ دخل نہیں تہا) بلکہ دین
محمدی اس لڑکے سے زندہ کیا جاوے گا اور
مادہ اناث فوت ہو جاوے گا کیونکہ لیس
الذکر کالانثیٰ اور یہی مراد ہے اوس شعر سے
جو حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چہوڑو
اوس سے بہتر غلام احمد ہے

لیکن ہان چونکہ حضرت اقدس بنی اسرائیل میں سے
ہیں لہذا دعا حضرت حنا کی اوس لڑکی کے حق مین
بہی جسکا نام خود اللہ تعالیٰ نے مریم رکھا ہے قبول
فرمائی گئی اور کیونکر قبول نفرمائی جاتی کہ یہانپر تو
خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہی نام اوسکا مریم
رکھا ہے معنے مریم کے خادمہ کے ہیں یعنی خادمہ
دین اور یہہ دیکہو دوسری قدرت اللہ تعالیٰ
کی کہ والدین سے جو اوسکا نام اللہ تعالیٰ نے رکھوایا
وہ بہی ہم معنے مریم کے رکھوایا یعنے غلام احمد قادیانی
جسمیں اوسکے سن بعثت کی تاریخ کا پتہ بہی بتلا دیا
گیا اور پہر اس مریم اور اوس مریم مین ایک اور
فرق بین ہے پہلے مریم تو خادمہ مسجد ہی تہین
... مریم جو غلام احمد ہے خادم دین اللہ الاسلام
... احمد علیہ السلام ہے دستان
... لنعم ما قیل ؎

حج زیارت کردن خانہ بود
حج رب البیت مردانہ بود

پہلے مریم تو صرف خانہ خدا کی خدمت کیلئے
پیدا کی گئین اسلئے ... رہی اور دوسرے
مریم جو غلام احمد ہے دین اللہ کی خدمت
اور تائید اسلام کے لئے مبعوث ہوئے۔ اسلئے
وہ مرد ات ہوئے پہلے مریم نے مسجد اقصیٰ کی بنیاد
نہیں ڈالی تہی بلکہ صرف خادمہ تہین لیکن غلام
احمد نے قادیان مین مسجد اقصیٰ کی بنیاد ڈالی پہلی
مریم نے اپنی ذریت کے لئے مخلصا نہ دعا کی تہی جو
قبول ہوئی تہی اور غلام احمد کی ذریت کے اثبات ...
ہونیکے لئے اللہ تعالیٰ نے خود الہاما اوسکو اطلاع
دی چنانچہ فرمایا جاتا ہے پس اوسکے پروردگار نے
مریم کو خوشی سے قبول فرمالیا اور اوگایا اوسکو اچہا
اوگانا یعنے اوسکی ذریت میں سے ایک فرزند کامل
پیدا کیا ف یعنے بنا بر حضرت عیسیٰ کو پیدا کیا

اور یہانپر نفخ روح کرکر خود اوسی مریم کی ذات
کو عیسیٰ کردیا وجعلنٰک مسیح ابن مریم
اور پہر علاوہ اوسپر اوسکی اولاد مین سے ایک فرزند
کامل مکمل پیدا کیا جسکی نسبت الہامات تمام دنیا
مین شائع ہو چکے ہین تنبیہ جسطرحپر کہ اولاد
صالح سے دنیا مین نام نیک مشہور ہوتا ہے۔
اوسیطرحپر سنت الٰہی یہہ ہے کہ کسی کامل مکمل کے
نام پر کسی زمانہ آخری مین کسی شخص کو اللہ تعالیٰ
مبعوث فرماتا ہے تاکہ دوبارہ اوسکو زندگی بخشے
اور اوس پہلے شخص کا نام دنیا مین نیک نامی کے
ساتھہ مشہور اور روشن ہو جاوے اسلئے اللہ تعالیٰ
نے ایک فرد کامل کو امت محمدیہ مین سے بنام مسیح
و مریم اس آخر زمانہ مین مبعوث فرمایا تاکہ جسقدر
شرک اور بدعات کفر جو اونکی طرف اقوام
عیسائیان یا دیگر اقوام منسوب کرتے ہین اون
سے اون کو تطہیر فرما دیا جاوے کما قال اللہ تعالیٰ
یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی و
مطہرک من الذین کفروا وجاعل
الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ
یوم القیامۃ اور یہی سر تہا اس آیت کے
الہام ہونیکا جو مدت سے براہین احمدیہ مین شائع
ہوچکا ہے ولنعم ما قیل ؎

نام نیک رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت یادگار

اور اب یہہ الہام قرآنی ذیل کا بہی پورا ہوگیا کہ
حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کی نسبت جو فرمایا
گیا ہے وجعلناها وابنہا آیۃ للعالمین
سبحان اللہ یہہ کلام الٰہی کیسا صادق اور
مصدوق ہوا ہے ورنہ کوئی مخالف ہی ہم کو بتادے
کہ حضرت عیسیٰ باوجود اسکے کہ مدتہائے دراز سے
اون کے نام کے ساتھہ تمام دنیا میں شرک کیا جارہا
ہے وہ کیونکر تمام عالمون کے لئے آیۃ اللہ ہو سکتی
ہیں آگے فرمایا جاتا ہے کہ حضرت زکریا کو مریم کا
خبرگیران اور تربیت کنندہ کردیا جب اونپر
زکریا محراب مین داخل ہوتے پاتے اون کے
پاس رزق ۔ کہتے کہ اے مریم کہان سے آیا تیرے
پاس یہ رزق ۔ تو مریم کہتیں کہ یہ اللہ کے پاس
سے آیا ہے تحقیق اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہے
بے حساب ۔

ف پس وہان پر حضرت مریم حضرت زکریا کی کفالت
میں کی گئیں یہانپر یہہ مریم یعنے غلام احمد آنحضرت
صلعم کی کفالت تربیت میں اللہ تعالیٰ کیطرف
سے دی گئی ؎

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمد

فتبارک من علم و تعلم وہان تو حسب روایات
مفسرین اسکے غیر موسم کے میوہ جات ہی آتے تہے
یہانپر علاوہ ان میوہ جات غیر موسمی کے میوہ جات
غذائے روحانی اور ثمرات نورانی و فرقانی جن سے
تمام حقایق اور معارف اسلام کے منکشف ہوتے
چلے جاتے ہین متواتر آرہے ہین وہان تو اقلام اجارین
حرف کرنا تاظاہر ہے کہ حضرت مریم ہی حضرت زکریا کی کفالت
میں کی گئی ہیں کہ وما کنت لدیہم اذ یلقون
اقلامہم ایہم یکفل مریم ۔ اور یہانپر اوس کے
اقلام کے ذریعہ سے وہ کلمات اللہ جن کی نسبت
وارد ہے کہ ولو ان ما فی الارض من شجرۃ
اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ
ابحر ما نفدت کلمات اللہ کل دنیا میں سات
سمندرون پار تک پوہنچائے جاتے ہین وہانپر
مریم کے پاس اگر جسمانی رزق صرف مریم کے لئے بے
حساب آتا تہا یہانپر علاوہ اس رزق جسمانی بیحساب
رزق روحانی و قرآنی بے حساب تمام عالم کو
پوہنچایا جاتا ہے کہ یاتیک من کل فج عمیق
ویاتونک من کل فج عمیق ۔ اب خلاصۃ
المقال یہہ ہے کہ اگر یہہ مسیح موعود بنام عیسیٰ و
باسم مریم اس آخر زمانہ میں مبعوث بنی اسرائیل
میں سے نہوتا تو اصطفا آل عمران کا جو بنی اسرائیل
میں سے ہین کل عالمین پر کیونکر ثابت ہوتا اور
پہر اصطفا بنی اسمٰعیل کا جو آل ابراہیم سے ہین ۔
اسوقت کل عالمین پر کیونکر واضح ہوتا پس ثابت
ہوا کہ اصطفا آل عمران کا حسب بیان مذکور مستلزم
ہے اصطفا بنی اسمٰعیل کو اور اصطفا دونوں کا
مستلزم ہے اصطفا آل ابراہیم کو نتیجہ یہ ہوا کہ یہ
جملہ اصطفا مستلزم ہیں اصطفا محمد رسول اللہ صلعم
خاتم النبین رحمۃ للعالمین کو وھو المدعا ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمد

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل
ابراہیم انک حمید مجید ۔
کتبہ محمد احسن

استفسار اور انکے جواب

حضرت مولانا حکیم الامۃ دامت برکاتہم ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حضور امام علیہ السلام نے سرمہ چشم آریہ مین
روح کے خواص تقریباً بیس بیس مذکور فرمائے
ہیں اور کہا ہے کہ یہ سب قرآن مجید سے مستنبط
ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ لہذا التماس ہے کہ حضور اس ضروری
الحل سوال کو مشرح فرماوین ۔

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ
حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود
ومہدی مسعود نے بیس خواص روح درج فرمائے
ہیں جنکے تفصیل سرمہ چشم آریہ طبع دوم صفحہ ۱۵۱
پر ہے ۔ قبل اسکے کہ خواص روح کے تفصیل اور
ان آیات کا حوالہ دیا جاوے ۔ یہ امر یاد رکہنے
کے قابل ہے کہ قرآن مجید میں روح کا لفظ کلام
الٰہی پر بہی بولا جاتا ہے ۔ جیسے یلقی الروح من امرہ
علی من یشاء من عبادہ ۔ سورہ مومن ع
وکذلک اوحینا الیک روحا
من امرنا شوریٰ ع یتنزل الملائکۃ
بالروح من امرہ نحل ع ۔ اور نفس یعنی
جان پر بہی مستعمل ہے جیسے ثم سواہ ونفخ
فیہ من روحہ پ ۲۱ مگر عام رواج
ہوگیا ہے کہ نفس پر روح کا لفظ بولا جاتا ہے
چنانچہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود نے بہی اسی لحاظ
سے لفظ روح بجائے لفظ نفس استعمال فرمایا ہے
کہ مخاطب ایک ہندو تہا تاکہ اثنائے گفتگو مین
کوئی غلط فہمی واقع نہو ۔

خواص روح (نفس) مندرجہ سرمہ چشم آریہ
صفحہ ۱۵۱ طبع بار دوم حسب ذیل ہیں ۔
(۱) علوم اور معارف کیطرف متشائق ہونیکی ایک
قوت (۱) قل رب زدنی علما پ ۱۶ (۲)
یا ایہا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء
پ ۷ (۳) ھل اتبعک علی ان تعلمن
مما علمت رشدا پ ۱۵ ع ۲۱
(۲) علوم حاصل کرنے کی ایک قوت ۔ (۱) و
یعلمہم الکتاب والحکمۃ پ ۱ (۲) و
علم ادم الاسماء کلہا پ ۱ (۳) و
علمکم ما لم تکونوا تعلمون پ ۲ (۴) علمہ
شدید القویٰ ذو مرۃ فاستویٰ پ ۲۷
(۳) علوم حاصل کردہ کے محفوظ رکہنے کی ایک
قوت (۱) وعلم آدم الاسماء کلہا ۔ ۔ ۔
قال یا آدم انبئہم باسمائہم پ ۱ (۲) ولا یاب
کاتب ان یکتب کما علمہ اللہ فلیکتب
پ ۳ (۳) ان تضل احدٰھما فتذکر
احدٰھما الاخریٰ پ ۳ (۴) علمہ شدید
القویٰ ذو مرۃ فاستویٰ پ ۲۷
(۴) محبت الٰہی کی ایک قوت (۱) قل ان کنتم
تحبون اللہ فاتبعونی پ ۳ (۲) وآتی
المال علی حبہ پ ۲ ۔ (۳) فسوف یاتی اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیمت
فی ڈبیہ عمہ

وزن ۵ تولہ
خوراک ۲ ماشہ

ایک انکشاف

جس کا یاد رکھنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے

الٰہی مین کیونکر کرون شکر تیرا | تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
تو خالق میں مخلوق ہے فرق اتنا | زمین اور سما میں ہے ذرہ کا جتنا
کئے وہ فضل تو نے ہیں مجہپر تو لاکہوں | ہے چہرہ ہی دیکھا تیرا اپنی آنکہوں
کرون کسطرح شکر پہر تیرا مولا | مین عاجز ہوں گندہ ہوں اور بندہ تیرا
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی | تو واقف ہے اس سے بہ اس مین بھلائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا | جو مانے تجھے اوس کا غم کہانیوالا
مراد اس سے ہے جو وہ کر دی تو پوری | تو قادر توانا ہے بندہ کو حضوری

خداتعالےٰ کے احسان وکرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجہے یہ بتانے کی ضرورت نہیں رہی کہ اوس نے ہندوستان بہرمیں اور اوسکے باہر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کسطرح اپنا گرویدہ بنا لیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں ڈھکی نہیں - اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں ہیں امید کرتا ہون کہ اگر آپ نے ابہی تک خود اسکو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اسکے لئے تعریف سے بہرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت - رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ اپنے حاکم یا محکوم کے طفیل آپ کے کان تک ضرور پہونچ چکے ہوں گے کیونکہ ہندوستان بہرمیں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کا زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونے کا چرچا نہوا سلئے اسکے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھہ نہیں کہنا چاہتا -

اب مجھے جو کچھہ آپ سے کہنا ہے وہ یہہ ہے

کہ جب بعض نادان بہائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدی گدی ہونے لگی - اور بعض نے یہانتک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیروبخات سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کیلئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہ نقل ہی کردی - اور سطح نام کے تھوڑے سے تغیر وتبدل سے اشتہار جاری کردیئے - اور اس طرز سے اشتہار لکہے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں معاًیہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں ملور بعض نے شروع ہی سے یہہ ہی لکہدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار انکے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تہا - خداتعالےٰ اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرماوے تا یہ لوگ اس ٹپٹ پرستی سے باز آدین اور سمجہیں کہ رزاق صرف اوسکی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے

ان اشتہاروں سے یہانتک لوگوں نے دہوکہ کہایا کہ

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہونچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت کا فلان جگہ سے یا فلان جگہ سے ملتا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بہیجدیں - تب اون کو جواب لکہے گئے کہ آپنے دہوکہ کہایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ وحکمت ایسی اجازت ہی دیتے ہیں کہ ہم اسکو نصف قیمت پر دے سکیں -

خیر! آمدم برسر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑہنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے - اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپ کی نظر سے گذرے گا تو یقیناً آپکو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے - اور اس اشتہار دینیوالے کی منشاء کیا ہے -

یہہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ انکی دوائی نہ خریدیں - یہ آپ کا اختیار ہے - اور خداتعالےٰ سب کا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اوسکا معاوضہ ہوگا -

بالآخر مین ایسے لوگون کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے - کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ - اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا اور نہ خالی اشتہار چوری اور ہیر پہیر سے سوائے خسران کے کچھہ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت نہایت برباد ہوگی -

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہون

اس کے بعد بہی اگر نہ سمجہو تو پہر تمہیں حوالہ بخدا کرتا ہون (واللہ عزیز ذو انتقام) دیکہو اور سوچو کہ جب سردار میا سنگہ نے ممیرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہانتک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تہا - مگر جب دنیا نے اوسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریبًا ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے - مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہوگیا - اور دوسرون کو کیا ملا - فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر وحیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد ولجاجت سے کسی کو اپنا ہم خیال ہی بنا لیا تو مت سمجہو کہ کامیابی اسی میں ہے - مانا کہ دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو - لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ تو دل کے بھیدون اور نہان در نہان اسرار سے واقف ہے -

اب ناظرین سے میری اک عرض یہہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آوین کہ کبھی کوئی اشتہار دیکہکر خواہ وہ ہمارے اشتہارون میں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو - یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب تر ہو یہ نہ سمجہ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجہیں کہ یہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے پہر خریدو یا نہ خریدو یہ آپ کا اختیار ہے - اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکہئے -

حکیم محمد حسین قریشی
موجد مفرح عنبری
کارخانہ رفیق الصحت
لاہور

کیونکہ اس کا ایجاد کرنے والا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان میں کامیاب ہونیوالی یقیناً یہی دوائی ہے جسکا نام مفرح عنبری ہے -